پرو:- शेख मोहम्मद ज़ाहेद मोहम्मद नासेर
मो नं:- 9665824407
चॉईस मेडिकल & जनरल स्टोर्स
چوائس میڈیکل اینڈجنرل اسٹورس
मानसी मॉल जवळ, बलभीम चौक बीड مانسی مال کے قریب، بلبھیم چوک بیڑ

SINCE: 2001 WITH POSITIVE VALUES
TAMIR -E- SIASAT
تعمیر سیاست

QUAZI MAKHDOOM (Managing Director)
9270574444
8999387277
tamirexport@gmail.com
حلال پروڈکٹس
Tameer Exports
Only for HALAL Products
Office: Bashir Gunj, Beed.431122 (MS)
Vegetables, Fruits, Rice, Sugar, Pulses
www.tameerexports.com
Member: IES, APEDA, MSME, FSSAI

Editor in chief :Quazi Makhdoom 9270574444
Tameerurdu@gmail.com
نائب مدیر: قاضی مجیب الرحمن
ایڈیٹران چیف: قاضی مخدوم
RNI.NO.MAHURD/2017/72712 / Vol:08 / Issue : 254 Sunday 21th Sep 2025 / Rs.2 / Pages: 4 / www.dailytameer.com / جلد نمبر ۸، شمارہ نمبر ۲۵۴، مورخہ ۲۱؍ستمبر ۲۰۲۵ء، بروز اتوار، ۲۸؍ربیع الاول ۱۴۴۶ھ، قیمت ۲؍روپے، صفحات: ۴

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں فرانس، برطانیہ، کینڈا اور آسٹریلیا سمیت

دس ممالک کا فلسطین کو تسلیم کرنے کا عزم

نیویارک: فرانسیسی صدر دفتر نے جمعہ کو اعلان کیا ہے کہ پیر کو نیویارک میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس کے موقع پر ایک کانفرنس ہوگی جس میں دس ممالک، جن میں فرانس بھی شامل ہے، فلسطین کو بطور ریاست تسلیم کرلیں گے۔ ان ملکوں میں فرانس، برطانیہ، آسٹریلیا، کینیڈا، بیلجیم، لکسمبرگ، پرتگال، مالٹا، انڈورا اور سان مارینو شامل ہیں۔ فرانسیسی صدر میکرون کے مشیر کے مطابق یہ اعلان باضابطہ طور پر کانفرنس میں کیا جائے گا۔ فرانس نے خبردار کیا ہے کہ اسرائیل اگر مغربی کنارے کو ضم کرنے کی طرف بڑھتا ہے تو یہ ایک واضح ریڈ لائن ہوگی اور اسے بین الاقوامی قانون کی سب سے بڑی خلاف ورزی تصور کیا جائے گا۔ ایلیزے (فرانسیسی ایوان صدر) کے ایک عہدیدار نے کہا ہے ہم اور ہمارے شراکت دار اسرائیل سے فوری اقدامات کا مطالبہ کریں گے تاکہ فلسطینی اتھارٹی کا نظام نہ ختم نہ ہو۔ انہوں نے کہا مستقبل کی فلسطینی ریاست کی سرحدیں سال 1967 کی بنیاد پر ہوں گی۔ میکرون نے کہا کہ اسرائیل کی حالیہ فوجی کارروائیاں اس کی ساکھ اور عالمی سطح پر تصویر کو مکمل طور پر تباہ کر رہی ہیں۔ فلسطین کو تسلیم کرنا حماس کو الگ تھلگ کرنے کا بہترین طریقہ ہے۔ واضح رہے 22 ستمبر کو اقوام متحدہ میں سعودی عرب اور فرانس مشترکہ طور پر فلسطین کے معاملے پر ایک سربراہی اجلاس کریں گے جہاں میکرون نے وعدہ کیا ہے کہ اس موقع پر وہ باضابطہ طور پر فلسطین کو تسلیم کریں گے۔

غزہ میں فلسطینیوں کی نسل کشی کے خلاف چنئی میں زبردست ریلی

چنئی: جنوبی ہند کی فلم انڈسٹری کی کئی اہم شخصیات کی شرکت، کٹپا کا کردار نبھانے والے ستیہ راج نے کہا: ’’ایسے مظاہروں میں شرکت ہم جیسے فنکاروں کا فرض ہے، اگر ہماری شہرت انسانیت اور آزادی کے کام نہ آئے تو بے مصرف ہے۔‘‘ پرکاش راج نے غزہ میں نسل کشی کیلئے ٹرمپ اور مودی کو بھی برابر کا ذمہ دار قرار دیا۔ غزہ میں اسرائیل کے مظالم اور فلسطینیوں کی نسل کشی کے خلاف معروف سماجی مصلح پیریار کے ماننے والوں کی تنظیموں نے چنئی میں زبردست ریلی اور عوامی جلسے کا انعقاد کیا جس میں مختلف سیاسی پارٹیوں کے لیڈروں، رکن پارلیمان، سماجی تنظیموں کے اراکین اور جنوبی ہند کی فلم انڈسٹری کی اہم شخصیات نے شرکت کی۔ ان میں ڈی ایم کے کی اتحادی پارٹی ’وی سی کے‘ کے لیڈر اور رکن پارلیمان تھول تھروماولون، ایم ایل اے تھنیاراسو، ’ایم ایم کے‘ کے لیڈر جواہر اللہ، کٹپا کے کردار سے غیر معمولی شہرت حاصل کرنے والے اداکار ستیہ راج، معروف اداکار پرکاش راج، فلمساز ویتریمارن اور کئی دیگر شخصیات اس احتجاج میں شریک ہوئیں جبکہ عوام کا جم غفیر موجود تھا۔ ریلی میں اکٹھا ہونے والوں کی تعداد ہزاروں میں تھی۔ غزہ میں جو کچھ ہورہا ہے، اسے نسل کشی قرار دیتے ہوئے اداکار پرکاش راج

نے کہا کہ ’’یہ احتجاج اُن سب کا ہے جو انسانیت کے حق میں آواز اٹھاتے ہیں۔ کچھ لوگ پوچھتے ہیں کہ ایسے جلسوں کی کیا ضرورت ہے؟ اگر ناانصافی کے خلاف بولنا سیاست ہے، تو ہاں یہ سیاست ہے اور ہم بولتے رہیں گے۔‘‘ انہوں نے جنگ کے عام آدمی پر پڑنے والے تباہ کن اثرات کا جائزہ لیتے ہوئے ایک نظم بھی پڑھی جس کا مفہوم تھا کہ ’’جنگیں ختم ہوجائیں گی۔ رہنما ہاتھ ملا کر چلے جائیں گے۔ لیکن کہیں ایک بوڑھی ماں اپنے بیٹے کا انتظار کرتی رہے گی، ایک بیوی شوہر کا انتظار کررہی ہوگی اور بچے اپنے والد کے منتظر رہیں گے۔ یہی حقیقت ہے۔ شاید ہمیں معلوم نہ ہو کہ یہ زمین کس نے چھوڑی، لیکن یہ ضرور معلوم ہے کہ اس کی قیمت آج بھی کوئی ادا کر رہا ہے۔‘‘ ایک اور نظم پڑھتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ’’اگر میں چاہوں کہ میری شاعری سیاست سے پاک ہو، تو مجھے پرندوں کی آواز سننی ہوگی لیکن پرندوں کی آواز سننے کیلئے ضروری ہے کہ لڑاکا طیاروں کی گرج بند ہو۔‘‘ وزیراعظم نریندر مودی اور امریکہ کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے پرکاش راج نے کہا کہ ’’آج فلسطین پر جو ظلم ہورہا ہے، اس کا ذمہ دار صرف اسرائیل نہیں بلکہ امریکہ بھی ہے اور مودی کی خاموشی بھی ذمہ دار ہے۔‘‘ اداکار ستیہ راج نے غزہ میں جاری قتل عام کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یہ ’’ناقابلِ برداشت اور انسانیت کی توہین‘‘ ہے۔ انہوں نے حیرت کا اظہار کیا کہ ’’ایسے حملے کرنے کے بعد یہ لوگ سکون سے کیسے سو سکتے ہیں؟‘‘ انہوں نے کہا کہ ’’کچھ لوگ پوچھتے ہیں کہ چنئی میں احتجاج سے کیا فائدہ؟ لیکن آج کے سوشل میڈیا کے دور میں پیغام دنیا بھر میں پھیل جائے گا۔ فنکاروں کا فرض ہے کہ وہ ایسے جلسوں میں شریک ہوں۔ اگر ہماری شہرت انسانیت اور آزادی کے کام نہ آئے تو پھر یہ شہرت بے مصرف ہے۔‘‘ فلمساز ویتریمارن نے غزہ میں جاری تشدد کو ’’منصوبہ بند نسل کشی‘‘ قرار دیا۔ وی سی کے رکن پارلیمان تھرومولون نے کہا کہ ’’پیریار کی سیاست کا مطلب اُن لوگوں کیلئے لڑنا ہے جو ظلم کا شکار ہیں۔ فلسطینیوں کی حمایت میں یہ ریلی اسی جذبے کی نمائندگی کرتی ہے۔ یہ فلسطین کی آزادی کا مطالبہ کرنے والی آواز ہے۔‘‘ انہوں نے کہا کہ دنیا بھر میں جہاں بھی تنازع ہے، چاہے فلسطین ہو، سری لنکا ہو یا یوکرین امریکہ کے سامراجی ہاتھ وہاں موجود ہیں۔ مئی-۱۷ ’’موومنٹ کے لیڈر تھرومورگن گاندھی نے کہا کہ حماس کو دہشت گرد کہنا غلط ہے، وہ آزادی کی تحریک ہے۔ جو ممالک حماس کو دہشت گرد کہتے ہیں، وہ خود دہشت گرد ہیں۔

اردو اکیڈمی کے بجٹ سے متعلق وعدہ خلافی کا الزام

ممبئی: مہاراشٹر اُردو اکیڈمی کی گولڈن جوبلی تقریبات، دفتر اور اکیڈمی کا عملہ بڑھانے جیسے مطالبات پر وعدوں کے باوجود حکومت نے عمل نہیں کیا۔ اب تک محض ایک شخص کی تقرری کی گئی ہے۔ اسی طرح اکیڈمی کی گولڈن جوبلی کیلئے ۵؍تا۱۰؍کروڑ روپے مختص کرنے کے بجائے محض ایک کروڑ بیس لاکھ روپے منظور کئے گئے اور دفتر کے لئے دو کروڑ روپے کے بجائے محض ۱۱؍لاکھ روپے دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔ حکومت کی اس وعدہ خلافی پر جہاں دوٹانکی کھیت واڑی ناگرک پریشد کے صدر پروفیسر سعید خان نے وزیر برائے اقلیتی امور کو کاٹے کو ٹویٹ کر کے انہیں وعدہ یاد دلایا وہیں سماج وادی پارٹی کے رکن اسمبلی رئیس شیخ نے وزیر موصوف اور نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار کو شکایتی خط لکھ کر وعدہ پورا کرنے اور اردو اکیڈمی کو فعال بنانے کا مطالبہ کیا ہے۔ ایم ایل اے رئیس شیخ نے سابق وزیر برائے اقلیتی امور دتاترے (ماما) بھرنے کے ہمراہ میٹنگ اور ان کی جانب سے کئے جانے والے وعدوں کے ساتھ اقلیتی امور کے موجودہ وزیر مانک راؤ کوکاٹے سے ملاقات کا حوالہ دیتے ہوئے نمائندۂ انقلاب کو بتایا کہ ’’اولڈ کسٹم ہاؤس سے اردو اکیڈمی کے دفتر کو نہ ہٹانے کے علاوہ کسی بھی وعدے کو پورا نہیں کیا گیا ہے، یہ اردو زبان اور اہل اردو کے ساتھ صریح ناانصافی بلکہ تعصب ہے۔ آخر وعدہ کرنے کے باوجود کیوں پورا نہیں کیا گیا۔‘‘ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ’’اردو اکیڈمی کے لئے ۵۰؍کروڑ روپے کا فنڈ مختص کیا جائے اور اکیڈمی کی گولڈن جوبلی پروگراموں کو پورے سال اہتمام کے ساتھ منعقد کیا جائے۔ گولڈن جوبلی کے لئے ایک کروڑ ۲۰؍لاکھ روپے کا جو فنڈ مختص کیا گیا ہے اور اردو اکیڈمی کے دفتر خرچ کے لئے جو ۱۱؍لاکھ ۳۷؍ہزار روپے مختص کئے گئے ہیں وہ اونٹ کے منہ میں زیرہ کے مصداق ہے۔‘‘ پروفیسر سعید خان نے ۱۹؍ستمبر کے اپنے ٹویٹ میں لکھا ’’۸؍جولائی ۲۰۲۵ء کو شری دتاتریہ بھرنے نے اردو اکیڈمی کے دفتر اور عملے کی فراہمی جیسے کئی وعدے کئے تھے مگر افسوس کہ دو ماہ گزر جانے کے باوجود ایک بھی وعدہ پورا نہیں کیا۔ برائے مہربانی وعدہ نبھائیے۔‘‘ اس تعلق سے وزیر برائے اقلیتی امور مانک راؤ کوکاٹے سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی گئی لیکن موبائل فون بند ملا۔

اساتذہ کو انصاف دلانے کیلئے ماہرین کی کمیٹی تشکیل دی جائے

مہاراشٹر شکشن کرانتی سنگٹھن نے ریاست کے وزیر اعلیٰ دیویندر فرنویس اور اسکولی تعلیم کے وزیر دادا بھسے سے مطالبہ کیا ہے کہ ریاست کے اساتذہ کو انصاف دلانے اور ان کے مسائل کے حل کیلئے سپریم کورٹ کے فیصلے کا تفصیلی مطالعہ کیا جائے۔ اس سلسلے میں قابلِ عمل متبادل تیار کرنے کیلئے ایک ماہرین کی کمیٹی قائم کی جائے اور اس کی سفارشات پر سنجیدگی سے غور کیا جائے۔ سنگٹھن کے ریاستی صدر سدھیر گھاگس نے اپنے مکتوب میں کہا کہ کئی برسوں سے خدمات انجام دینے والے پرانے اساتذہ بڑھاپے، گھریلو مسائل اور مختلف بیماریوں کے باوجود تدریسی ذمہ داریاں نبھا رہے ہیں۔ ایسے حالات میں ریاست کے تمام اساتذہ کو مستقل راحت اور انصاف فراہم کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ۴؍اگست ۲۰۰۹ء کو ’’مفت اور لازمی تعلیم کا حق‘‘ (آر ٹی ای) ایکٹ منظور ہو کر اپریل ۲۰۱۰ء سے نافذ کیا گیا، جس کے تحت این سی ٹی ای کو اساتذہ کی تقرری اور اہلیت طے کرنے کا اختیار ملا۔ ۲۳؍اگست ۲۰۱۰ء کے نوٹیفکیشن کے مطابق پرائمری اساتذہ کیلئے ٹی ای ٹی امتحان لازمی قرار دیا گیا۔ سپریم کورٹ کے حکم کے مطابق ۲۰۱۱ء کے بعد تقرر پانے والے اساتذہ کیلئے ٹی ای ٹی پاس کرنا لازم ہے جبکہ ۲۰۱۱ء سے پہلے تقرر ہونے والے ایسے اساتذہ جن کی ریٹائرمنٹ میں ۵؍سال سے زائد باقی ہیں، ان کی ترقی بھی ٹی ای ٹی سے مشروط کی گئی ہے۔ ۲؍سال میں امتحان پاس نہ کرنے پر جبری ریٹائرمنٹ کا خدشہ ہے، تاہم ان کی بنیادی ملازمت متاثر نہیں ہوگی۔ ۲۰۱۱ء سے پہلے تقرر پانے والے اور ریٹائرمنٹ کے قریب (۵؍سال کے اندر) اساتذہ کو ٹی ای ٹی سے استثنیٰ دیا گیا ہے جبکہ اقلیتی اداروں کے معاملے میں حتمی فیصلہ ابھی باقی ہے۔ سنگٹھن نے محکمۂ قانون و انصاف کے ذریعے سپریم کورٹ سے سفارش کی ہے کہ آر ٹی ای کے نفاذ سے پہلے ڈی ایڈ اور بی ایڈ کی اہلیت کافی سمجھی جاتی تھی، اس لئے ۱۵؍سال بعد نئے اصول نافذ کرنا اور سابقہ تقرریوں پر انہیں نافذ کرنا غیر منصفانہ ہے۔ جس طرح کسی جرم کے بعد قانون میں تبدیلی ہونے پر ترمیمی دفعات ماضی پر نافذ نہیں ہوتیں، اسی طرح پہلے سے خدمات انجام دینے والے

وزارت اطلاعات کو اردو الفاظ استعمال کرنے پر اعتراض، ہندی نیوز چینلوں کو بھیجا نوٹس

دہلی: آج تک، اے بی پی، زی نیوز اور ٹی وی 18 کو باضابطہ نوٹس بھیجا ہے کیوں کہ یہ چینل ہندی ہونے کے باوجود اپنی نشریات میں تقریباً 30 فیصد اردو لفظوں کا استعمال کر رہے ہیں۔ وزارت نے زبان کے ماہرین کی تقرری کی بھی ہدایت کی ہے۔ نئی دہلی: اطلاعات و نشریات کی وزارت نے بڑے ہندی نیوز چینلوں کے خلاف اہم کارروائی کی ہے۔ 9 ستمبر 2025 کو درج کی گئی ایک شکایت کی بنیاد پر وزارت نے پانچ بڑے نیوز چینلوں کو باضابطہ نوٹس جاری کیا ہے۔* شکایت میں کیا ہے؟ تھانے (مہاراشٹرا) کے رہنے والے ایس کے سریواستو نے 9 ستمبر 2025 کو سی پی جی آر اے ایم ایس پورٹل پر ایک شکایت درج کرائی تھی، جس میں الزام لگایا گیا تھا کہ ہندی نیوز چینل ٹی وی 9 بھارت ورش، آج تک، اے بی پی، زی نیوز اور ٹی وی 18 اپنی تقریباً 30 فیصد نشریات میں اردو الفاظ کا استعمال کر رہے ہیں۔ شکایت کنندہ کا دعویٰ ہے کہ یہ چینل ہندی چینل ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن اپنے روزمرہ کے تبصروں میں دوسری زبانوں کا استعمال کر رہے ہیں، جو عوام کے ساتھ دھوکہ دہی اور مجرمانہ فعل ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ان چینلوں کو ہدایت کی جائے کہ وہ زبان کے ماہرین کی تقرری کریں اور اپنی ویب سائٹ پر ماہرین کے سرٹیفکیٹ شیئر کریں دی وائر سے بات کرتے ہوئے ایس کے سریواستو، جو خود کو لیگل پریکٹشنر بتاتے ہیں نے کہا، ’آپ دیکھیے، ہندی ٹی وی چینل بیٹھنے کے لیے ’تشریف رکھیے‘ اور باڑھ کے لیے ’سیلاب‘ جیسے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ ایک ہندی بولنے والا یہ کیسے سمجھ سکتا ہے؟‘ وہ مزید کہتے ہیں، ’میرا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ جو ہندی بولتے ہیں، ہندی میں بی اے، ایم اے اور پی ایچ ڈی کرتے ہیں، ان کو کچھ کام مل جائے۔ حکومت کا ردعمل اور کارروائی: گزشتہ 18 ستمبر، 2025 کو وزارت اطلاعات و نشریات کے انڈر سکریٹری نونیت کمار نے پانچ چینلوں کو الگ الگ خط بھیجے۔

کثرت بارش سے متاثرہ افراد کی مدد کے لیے سمیر قاضی نے بڑھایا مدد کا ہاتھ، تین لاکھ ساٹھ ہزار کی عبوری راحت

بیڑ: (قاضی امان) پچھلے کچھ دنوں قبل شدید بارشوں کی وجہ سے بیڑ ضلع میں متاثر ہونے والے گھروں کی بحالی اور مصیبت زدگان کی مدد کے لیے مہاراشٹر اسٹیٹ وقف بورڈ کے ذمہ دار اور کارآمد چیئرمین سمیر قاضی دوڑ کر آئے ہیں اور انہوں نے وقف بورڈ کے ذریعے سے ہر 20 ہزار روپے کے حساب سے 3 لاکھ 60 ہزار روپے کی مدد کا اعلان کیا ہے۔ جمیعۃ علماء ہند کی جانب سے مصیبت زدگان کی مدد کرنے کے لیے ان سے درخواست کی گئی تھی۔ بیڑ ضلع میں پچھلے کچھ دنوں قبل ہونے والی شدید بارشوں کی وجہ سے کئی گھروں کو نقصان پہنچا، جبکہ کچھ گھر مکمل طور پر تباہ ہوگئے۔ ان 18 گھروں کی بحالی کے لیے جمیعۃ علماء ہند (مولانا ارشد مدنی گروپ) بیڑ کی درخواست پر مہاراشٹر اسٹیٹ وقف بورڈ کے چیئرمین سمیر قاضی نے ہر 20 ہزار روپے کے حساب سے کل 3 لاکھ 60 ہزار روپے کی مالی مدد کا اعلان کیا۔ اس موقع پر جمیعۃ علماء ہند کے ضلعی صدر حافظ ذاکر صدیقی، ضلعی نائب صدر فاروق پٹیل، کونسل کے سابق چیئرمین اشفاق انعامدار، گیورائی کے سینئر صحافی قاضی امان، سراج آرزو، سلامت پٹھان، ایڈیٹر ابوبکر چاؤس، برکت لالا پٹھان، نور لالا پٹھان سمیت کئی معززین موجود تھے۔ اس موقع پر بات کرتے ہوئے سمیر کاجی نے کہا کہ، مہاراشٹر اسٹیٹ وقف بورڈ ایک ایسا پلیٹ فارم ہے کہ، معاشرے کا ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے جو اس پلیٹ فارم سے حل نہیں کیا جا سکتا۔ وقف ایکٹ میں ایسی کچھ شقیں ہیں کہ، اس کا مطالعہ کرنے پر یہ بات ذہن میں آئے گی کہ، ہم وقف کے پلیٹ فارم کو مضبوط کریں گے تو ہمیں کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی نوبت نہیں آئے گی۔ میں کیش وقف سے گھروں کی بحالی کے لیے مدد کروں گا۔ جس طرح زمین وقف کی جا سکتی ہے ویسے ہی کیش بھی وقف کیا جا سکتا ہے۔ پچھلے 70 سالوں سے بورڈ میں کیش وقف کا اکاؤنٹ بھی نہیں کھولا گیا تھا۔ میں چیئرمین بننے کے بعد اگست 2024 میں اس کے بارے میں تجویز لیا گیا اور کیش وقف کا اکاؤنٹ شروع ہوا۔ پی ایچ ڈی کرنے کی خواہش رکھنے والے اقلیتی مسلم معاشرے کے طلباء کو ایک لاکھ روپے کی اسکالرشپ، بیوہ اور بے سہارا خواتین کو بچت گروپوں کے جال سے بچانے کے لیے اور انہیں خود کفیل بنانے کے لیے 50 ہزار روپے کی مدد اور مسجدوں کے اماموں کی تنخواہ بھی کیش وقف کے ہیڈ سے کی جائے گی۔ اس طرح غریب لوگوں کی مدد کرنے کے لیے، ضرورت مند افراد کی ضروریات پوری کرنے کے لیے اور مختلف معاشرتی مفید پروگرام چلانے کے لیے معاشرے کے دان دار افراد کو کیش وقف کرنے کے لیے آگے آنا چاہیے، ایسا جذباتی اور عاجزانہ اپیل وقف بورڈ کے چیئرمین سمیر قاضی نے آخر میں کی۔ مصیبت زدگان کو صرف ملنے نہیں بلکہ مدد بھی کروں گا - سمیر قاضی میں سفر میں ہونے کی وجہ سے بیڑ ضلع میں شدید بارشوں کی وجہ سے نقصان پہنچنے والے مصیبت زدگان سے نہیں مل سکا۔ لیکن میں اب جلد ہی گھروں کو نقصان پہنچنے والے اور گھر تباہ ہونے والے مصیبت زدگان کو صرف ملنے نہیں بلکہ انہیں مدد بھی کروں گا، ایسا مہاراشٹر اسٹیٹ وقف بورڈ کے ذمہ دار اور کارآمد چیئرمین سمیر قاضی نے اس وقت بتایا۔

عمر خالد اور دیگر سیاسی قیدیوں کی رِہائی کے مطالبے کیلئے جنتر منتر پر احتجاج

نئی دہلی: سپریم کورٹ میں عمر خالد اور شرجیل امام کی ضمانت کی درخواست پر سماعت ملتوی ہونے کے بعد دہلی کے جنتر منتر پر مختلف طلبہ تنظیموں، سول سوسائٹی گروپس اور انسانی حقوق کے کارکنوں نے جم کر احتجاج کیا۔ مظاہرین نے عمر خالد سمیت تمام سیاسی قیدیوں کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا اور حکومت پر الزام لگایا کہ وہ اختلافی آوازوں کو دبانے کیلئے سخت قوانین اور مقدمات کا سہارا لے رہی ہے۔ واضح رہے کہ یہ احتجاج جواہر لال نہرو یونیورسٹی طلبہ یونین کی کال پر منعقد کیا گیا تھا، جس میں بڑی تعداد میں طلبہ، پروفیسرس، وکلاء اور سماجی کارکنان شریک ہوئے۔ مظاہرے میں سینئر وکیل پرشانت بھوشن، سماجی کارکن یوگیندر یادو اور کئی دیگر معروف شخصیات بھی شامل ہوئیں۔ مقررین نے اپنے خطاب میں کہا کہ عمر خالد پر یو اے پی اے جیسے سخت قوانین کا استعمال انصاف کے بنیادی اصولوں کے منافی ہے۔ یہ مقدمات دراصل اختلاف رائے رکھنے کی سزا ہیں۔ مقررین نے طلبہ تحریکوں کو ’’جرم‘‘ بنا کر پیش کرنے کی مذمت کی اور کہا کہ طلبہ کی جدوجہد کو منظم سازش کا رنگ دیا جارہا ہے تاکہ حکومت پر سوال اٹھانے والی آوازوں کو خاموش کیا جاسکے۔ اس موقع پر مظاہرین نے ہاتھوں میں پلے کارڈس بھی اٹھا رکھے تھے جن پر ’’عمر خالد کو رہا کرو‘‘، ’’شرجیل امام کو رہا کرو‘‘ اور ’’تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کرو‘‘ جیسے نعرے درج تھے۔ احتجاج کے دوران حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ اختلاف رائے کو دبانے کے بجائے جمہوری مکالمے کو فروغ دے اور تمام سیاسی قیدیوں کی رہائی کا راستہ نکالے۔ سماجی تنظیموں اور طلبہ یونین نے اعلان کیا کہ جب تک عمر خالد اور دیگر کو رہا نہیں کیا جاتا، یہ مہم اور احتجاج کا سلسلہ جاری رہے گا۔

آئی لو محمد ﷺ کانپور واقعہ کے خلاف بیڑ میں احتجاجی تحریک

بیڑ نمائندہ: اتر پردیش کے کانپور شہر میں آئی لو محمد ﷺ نامی پوسٹر لگانے کے سبب وہاں کے 24 نوجوانوں پر اتر پردیش حکومت کے دباؤ میں پولیس انتظامیہ نے مقدمہ درج کیا تھا۔ اس واقعہ کے اثرات پورے بھارت میں دیکھنے کو ملے۔ مسلم سماج کی مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچی کیونکہ اگر نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے نام کے پوسٹر لگانے پر مقدمہ درج ہوتا ہے تو یہ اتر پردیش حکومت اور پولیس انتظامیہ کی جانب سے مسلمانوں کو دوسرے درجے کا شہری سمجھنے کی سوچ کو ظاہر کرتا ہے۔ اسی ناراضگی کو ملک بھر میں مختلف انداز سے احتجاج کے ذریعے ظاہر کیا گیا۔ 2014 میں بی جے پی کی حکومت آنے کے بعد سے ہی محمد مصطفیٰ ﷺ کے معاملے میں ہندوتوا کے کٹر عناصر بار بار ایسے اقدامات کرتے رہے ہیں جن کا مقصد ہندو مسلم اتحاد میں دراڑ ڈالنا ہے۔ اب اس میں اتر پردیش پولیس کی ذہنیت بھی شامل ہوگئی ہے۔ کیونکہ محمد مصطفیٰ ﷺ کے نام کے پوسٹر پر مقدمہ درج کرنا ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کے دیے ہوئے ہندوستانی دستور کی صریح خلاف ورزی ہے۔ اسی پس منظر میں بیڑ کے بشیر گنج چوک پر جمعہ کی نماز کے بعد ایم آئی ایم پارٹی کی جانب سے احتجاجی مظاہرہ کیا گیا اور نعرے لگائے گئے۔ اس موقع پر مفتی محی الدین صاحب، کے جی این کے ظہیر قادری صاحب، ایس ڈی پی آئی کے سید عابد نے رہنمائی کی۔ اس موقع پر ایڈوکیٹ شیخ شفیق بھاؤ نے کہا: محمد مصطفیٰ ﷺ پر ہمارا سب کچھ قربان، جلد ہی بڑا احتجاجی تحریک ہوگا۔ اس احتجاج میں کھنہ بھائی، کارپوریٹر شیخ متین، سینئر لیڈر سلام شیٹھ، حافظ محسن صاحب، حمید خان، عقیل بھائی، الیاس بھائی، شیخ مدثر، سجن چودھری، شیخ سلمان، فہد چاؤس ریحان بھائی، باسط بھائی، عتیق بھائی، صفی دادا، سہیل شیکلکر سمیت بڑی تعداد میں بیڑ شہر کے شہری شریک تھے۔

ڈاکٹر محمد ناصر باغبان قومی اردو ایوارڈ سے سرفراز

بیڑ: غالب اکیڈمی دہلی میں قومی اردو شکشک کرمچاری سنگھ انڈیا کی جانب سے یوم اساتذہ کے موقع پر ایک شاندار پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس میں مہمان خصوصی سن آف اردو چودھری واصل علی گرجر صاحب اعزازی مہمان محمد اظہر سعید ڈائیٹ لیکچرر چندولی، ڈاکٹر نیہا اقبال ڈائیٹ لیکچرر مرادآباد، عبید الرحمن گوریلا پینڈرا مرواہی چھتیس گڑھ، محمد توحید کولکاتہ مغربی بنگال، عبد الستار ملاپورم مناف ای کولم کیرالہ، تنویر احمد بجنور وغیرہ۔ قومی اردو ایوارڈ پروگرام میں تقریباً 22 ریاستوں کے اردو اساتذہ اور اردو پروفیسرز نے حصہ لیا۔ یوم اساتذہ کے موقع پر ڈاکٹر محمد ناصر محمد عثمان باغبان، اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اردو ملیہ آرٹس سائنس اینڈ مینجمنٹ سائنس کالج بیڑ مہاراشٹرا کو قومی اردو ایوارڈ سے نوازا گیا۔ اس کامیابی پر انہیں ادارے کے صدر ڈاکٹر سلیم احمد بن محفوظ سکریٹری خان صبیحہ میڈم نے مبارکباد دی۔ کالج کے پرنسپل ڈاکٹر محمد الیاس فاضل نے والہانہ استقبال کیا۔ اس موقع پر وائس پرنسپل پروفیسر حسینی ایس ایس، شعبہ اردو کے سابق صدر پروفیسر سید فرید احمد نہری، پروفیسر عبد الصمد، پروفیسر شیخ فیروز الیاس، ڈاکٹر قاضی عرشیہ جبین، ڈاکٹر مفتی توکل، مزمل فاروقی، لہواگم لائبریرین عامر سلیم، آفس سپرنٹنڈنٹ شیخ رضوان، تمام تدریسی اور غیر تدریسی اسٹاف، طلباء اور رشتے دار دوست احباب نے مبارکباد دی اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ دہلی میں قومی اردو ایوارڈ سے نوازا جانا ضلع بیڑ اور ریاست مہاراشٹرا کے لیے فخر کی بات ہے۔

یہ گاندھی کا ہندوستان ہے، بنگلہ دیش یا نیپال نہیں

اختر جمال عثمانی۔ بارہ بنکی

حالیہ برسوں میں دنیا کے کئی ملکوں میں حکومت مخالف تحریکیں دیکھنے کو ملتی رہی ہیں۔ خاص کر جنوبی ایشیا میں۔ سری لنکا میں لوگوں نے مہنگائی اور حکمراں طبقے کی بدعنوانی سے تنگ آ کر صدارتی محل پر دھاوا بول دیا تھا۔ بنگلہ دیش میں بھی شیخ حسینہ واجد کے طویل دورِ حکومت میں ظلم و زیادتی اور انتخابی عمل کی شفافیت پر اٹھتے سوالوں نے عوام کے صبر کا پیمانہ لبریز کر دیا تھا اور طلباء کی ایک متشدد تحریک کے نتیجے میں وزیر اعظم شیخ حسینہ واجد کو بنگلہ دیش چھوڑ کر ہندوستان میں پناہ لینے کے لئے مجبور ہونا پڑا تھا۔ تازہ واقعہ نیپال کا ہے یوں تو نیپال تقریباً دو دہائیوں سے عدم استحکام کا شکار رہا ہے ماؤنواز تحریک کے نام پر برسوں خون بہتا رہا ہے۔ سیاسی پارٹیوں کے گٹھ جوڑ کے نام پر وہی چہرے بار بار ادل بدل کر وزیر اعظم کی کرسی پر بیٹھتے رہے جن سے عوام نالاں تھے۔ نیپال میں غربت عام ہے۔ روزگار کے مواقع بہت کم ہیں سوشل میڈیا کے دور میں آج عوام کی نظروں سے حکمرانوں کی بدعنوانیاں، اور ان کی پر تعیش زندگی پوشیدہ رہنا ناممکن ہے۔ نیپال میں بھی یہی محرکات رہے۔ ایک وزیر کے اہل خانہ کے کسی مغربی ملک میں سیر سپاٹے اور آسائشوں کا ویڈیوں سوشل میڈیا پر وائرل ہوا اور بڑے پیمانے پر شیر کیا جانے لگا جو حکمرانوں کے خلاف لوگوں میں غصے کا سبب بنا، عوامی ردعمل کے بڑھتے خدشات کے مدنظر حکومت نے سوشل میڈیا کے تقریباً سبھی پلیٹ فاموں پر پابندی عائد کر دی۔ اس پر نئی نسل جسے Gen Z کہا جا رہا ہے مشتعل ہوگئی اور پارلیمنٹ کا گھیراؤ کیا۔ حکومت نے سختی سے کام لینا چاہا اور پولیس کی گولی باری میں تقریباً دو درجن افراد ہلاک ہوئے۔ اس کاروائی نے آگ میں گھی کا کام کیا۔ اور حکومت کے سوشل میڈیا سے پابندی اٹھانے کے باوجود عوام کے اشتعال کو روک پانا ناممکن ہوگیا۔ چنانچہ بپھرے نوجوانوں نے پارلیمنٹ، سپریم کورٹ، اور بہت سے سرکاری دفتر نذرِ آتش کر دئے حکومت کے اہل کاروں کو دوڑا دوڑا کر پیٹا گیا۔ وزیر خزانہ کو برہنہ کر کے پیٹتے اور سڑکوں پر دوڑاتے ہوئے ہوئے ویڈیو نظر آئی۔ وزیر اعظم اولی اور دیگر وزراء کو استعفیٰ دینے کے باوجود جان بچانے کے لئے فوج کی مدد سے فرار ہونا پڑا۔

بنگلہ دیش اور نیپال جیسے واقعات کو لے کر سوشل میڈیا پر کافی ہلچل نظر آ رہی ہے۔ ان ملکوں اور ہندوستان کے حالات میں مماثلت تلاش کرنے کی کوشش ہو رہی ہے اور اسی طرح کے عوامی ردعمل کے اظہار کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ حکومت کے حامیوں کو سہانے اور چڑھانے والے میسیج کئے جا رہے ہیں۔ اور بے چارے سہمے ہوئے لوگوں کو اس میں چین، سی آئی اے، امریکہ جارج سورس اور ملک کے حزبِ اختلاف کی سازشوں کے خواب آنے لگے ہیں۔ اس طرح کے خوف کا سبب حالات کی وہ مماثلت ہے جو ان ملکوں اور ہندوستان میں پائی جاتی ہے۔ طویل مدت سے قائم حکومتیں، جمہوریت کے نام پر آمرانہ طرزِ عمل، انتخابی عمل پر عوام کے شکوک و شبہات، میڈیا پر کنٹرول، مخالفین کی آوازوں پر پابندیاں، شدید معاشی عدم مساوات، ایک طرف چند ہاتھوں میں سمٹتے دولت کے انبار اور دوسری طرف مہنگائی اور بیروزگاری سے بلکان عوام کا جم غفیر۔ سارے تلخ سوالوں پر قوم پرستی اور حب الوطنی کا پردہ ڈالنے کی کوششیں۔ حالات میں اتنی مماثلت کے باوجود ہندوستان میں اس طرح کے کسی انقلاب کا دور دور تک کوئی امکان نہیں ہے۔ اس کی چند بنیادی وجوہات ہیں۔ ہزاروں سال کی تاریخ شاہد ہے کہ تشدد ہندوستان کے قومی مزاج کا کبھی حصہ نہیں رہا۔ یہاں کبھی فرانسیسی یا روسی طرز کا انقلاب نہیں آیا، طویل غیر ملکی تسلط کے باوجود اجتماعی مزاحمت کا فقدان رہا۔ کسی دوررس سماجی تبدیلی کے لئے اجتماعی یا قومی سوچ کے بجائے ذاتی فائدہ۔ دولت، عزت، ڈر یا لالچ غالب آ جاتے ہیں۔ ہاں ذات، مذہب، یا زبان کو لیکر جوش آتا بھی ہے تو وقتی طور پر۔ کرپشن میں حصے دار ہوں تو ٹھیک ہے ورنہ یہ بھی کوئی مسئلہ نہیں۔ سماجی اور معاشی مساوات، سیکولرزم اور انسانی حقوق بھی ہمارے اجتماعی شعور میں کوئی بڑا درجہ نہیں رکھتے۔ چند اور بھی عوامل ہیں جو اس طرح کے کسی انقلاب کو ناممکن بناتے ہیں۔ ہندوستان ایک بہت بڑا ملک ہے لاکھوں مظاہرین ریاستی یا قومی دارالحکومت میں اکٹھا ہو کر مظاہرہ کریں، کسانوں کی طرح کی تحریک چلائیں یا جے پرکاش نرائن کی 1975 جیسی تحریک ہو جس میں تشدد ہوا تھا وزیر للت نارائن مسرا کو بم پھینک کر ہلاک کر دیا گیا تھا جے پرکاش نارائن نے حکومت کے اہل کاروں سے سرکاری حکم نہ ماننے کی اپیل تک کی تھی لیکن حکومت 1977 کے پارلیمانی انتخابات میں وزیر اعظم اندرا گاندھی کی شکست کے بعد ہی تبدیل ہوئی تھی۔ ہندوستان میں اس طرح کی تحریکوں سے حکومتوں کا گرایا جانا ممکن نہیں ہے۔ اس کی ایک مثال قومی تحریک کے دوران سامنے آئی جب مہاتما گاندھی نے ملک کی آزادی کے لئے ذات، مذہب، زبان اور خطے سے بلند ہو کر عوام کو متحد کر دیا تھا لیکن انگریزوں کے جاتے ہی وہ اتحاد بکھر گیا۔ اور آج ہندوستانی سماج پھر ذات، مذہب، زبان کی تقسیم میں مبتلا ہے جس کے لئے کسی انقلابی تحریک کے پیچھے ایک جٹ ہونے کا کوئی امکان نظر نہیں آتا۔

پاکستان اور آج کا بنگلہ دیش جناح کے ڈائریکٹ ایکشن کا نتیجہ تھے سری لنکا اور نیپال بھی کبھی گاندھی جی کے زیر اثر نہیں رہے ان لئے وہاں خونی انقلاب کو ممکن مانا جا سکتا ہے۔ لیکن ہندوستان گاندھی کا ہندوستان ہے یہاں اس خون خرابے کے راستے کو کبھی عام قبولیت حاصل نہیں رہی۔ گاندھی جی نے تشدد کو کبھی جائز نہیں مانا۔ عدیم المثال عدم تعاون تحریک کو چوراچوری کے ایک واقعے جس میں کئی پولیس اہلکار جل کر ہلاک ہوئے تھے کی وجہ سے واپس لے لی تھی، انہوں نے ایک انگریز افسر سانڈرس کے قتل کو بھی غلط مانا، نیوی کی بغاوت کرنے والوں کی بھی حمایت نہیں کی۔ انہوں نے کسی طرح کے تشدد، خواہ وہ آزادی کے حصول کے لئے ہی کیوں نہ ہو جائز نہیں مانا۔ اور اسی نہج پر عوام کی تربیت کی۔ کچھ جنونیوں کو چھوڑ کر مجموعی طور پر ہندوستانی سماج بابائے قوم مہاتما گاندھی کے عدم تشدد کے فلسفے پر اعتماد رکھتا ہے اس لئے یہاں سری لنکا، نیپال یا بنگلہ دیش جیسی متشدد تحریکوں کا کوئی امکان نہیں ہے۔ خونی انقلابات نسلوں کی بربادی کا سبب بنتے ہیں۔ کوئی بھی ملک اس طرح کے انقلاب کے نتیجے میں برسوں پیچھے چلا جاتا ہے۔ ہزاروں لاکھوں جانیں جاتی ہیں لاکھوں لوگ متاثر ہوتے ہیں حال کے برسوں میں جن ممالک نے یہ تحریکیں اور انقلابات دیکھے ہیں ان کی حالت دیکھ کر بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ گاندھی جی اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھتے تھے کہ خون ریزی قوموں کو کبھی آگے نہیں لے جا سکتی۔ معاش اور معاشرے کی تباہی کا سبب بنتی ہے اس لئے انہوں نے کبھی تشدد کے راستے پر قدم نہیں رکھا یہ بات گاندھی اور نہرو کی وراثت سنبھالنے والی کانگریس بھی سمجھتی ہے اور راہل گاندھی بھی، اگر وہ چاہتے تو ثبوتوں کے ساتھ ووٹ چوری کے الزامات میں اس سرکار کو غیر قانونی قرار دے کر ملک گیر پیمانے پر ہڑتالیں، آگ زنی، دھرنے اور ہنگامے کرا سکتے تھے لیکن وہ صرف الیکشن کمیشن سے جواب مانگ رہے ہیں اور ووٹر لسٹ صحیح کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ یہ درست ہے کہ سوشل میڈیا پر بہت سے لوگ یہ اندیشہ ظاہر کر رہے ہیں کہ ہندوستان میں اس قسم کی تحریکیں اٹھ سکتی ہیں اس وجہ سے حکمراں جماعت اور اس کے لیڈر خوفزدہ ہو کر اپوزیشن پر الزام لگا رہے ہیں کہ وہ ملک میں بدامنی پھیلانا چاہتی ہے حالانکہ اصل ضرورت یہ ہے کہ حکومت بدعنوانی، مہنگائی اور عوام کی دیگر مشکلات پر توجہ مرکوز کرے اور اطمینان رکھے کہ یہ گاندھی کا ہندوستان ہے بنگلہ دیش یا نیپال نہیں۔

(اتم جوگ دنڈ)

اردو زبان سے میرے دیرینہ مراسم ہے۔ 1970 کی دہائی میں جب میں نویں دسویں جماعت میں پڑھتا تھا تو میں اپنے دوست خلیل پٹھان کے گھر جایا کرتا تھا۔ میں نے ان کے گھر میں اردو بال بھارتی کی پہلی جماعت کی کتاب دیکھی۔ تجسس کے مارے میں نے وہ کتاب اٹھائی اور دیکھا کہ سرورق کے بجائے آخری صفحہ تھا اور آخری صفحہ پر بال بھارتی کا جانا پہچانا سرورق تھا۔ دوسری زبانوں کے مقابلے میں، یہ بالکل برعکس نظر آیا۔ چنانچہ میں نے آخری صفحہ یعنی سرورق سے شروع کرتے ہوئے کتاب کے صفحات کو بائیں سے دائیں گھماتے ہوئے دیکھا۔ میں نے آم، انار، گھر وغیرہ کی تصویریں اور تصویروں کے آگے حروف الف، ب، پ (حروف تہجی) کو خلیل کی مدد سے سمجھنا شروع کیا۔ بعد میں جب بھی میں ان کے گھر جاتا، بال بھارتی کی کتاب ضرور دیکھتا اور خلیل کے باقی تمام خطوط کو سمجھتا رہا۔ میں نے کتاب کے شروع کے آسان صفحات کو پڑھنا شروع کیا۔ میری ترقی دیکھ کر خلیل کی والدہ خوش ہوئیں اور انہوں نے مشکل الفاظ کو پڑھنے کے لیے میری رہنمائی کی۔ بعد میں خلیل اور میں نے ایس ایس سی کا امتحان پاس کیا۔ ہم مختلف کالجوں میں گئے۔ تب سے میں نے ان کے گھر جانا تقریباً چھوڑ دیا اور اردو پڑھنا بھی چھوٹ گیا۔ کبھی کبھی میں کلیان، ممبئی میں دیواروں پر چپاں اردو پوسٹر پڑھنے کی کوشش کرتا لیکن میں بہت سے حروف کو ایک ساتھ ملا کر بنائے گئے الفاظ پڑھنے سے قاصر تھا۔ لیکن اس سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑا۔

دن مہینے سال گزر گئے۔ سال 93-1992 کے دوران بابری مسجد-رام مندر تنازعہ کی وجہ سے فرقہ وارانہ ماحول خراب ہوگیا تھا۔ پھر سال 1993 سے 1995 تک مجھے اپنے بینک کی فارن برانچ (جرسی، چینل آئی لینڈز، یو کے) میں منتقل کر دیا گیا۔ بعد میں 1996 سے 1999 تک میرا تبادلہ راجکوٹ (گجرات) ہوگیا۔ ستمبر 1999 میں میں راجکوٹ سے ٹرانسفر ہو کر ممبئی پہنچ گیا اور کلیان سے سی ایس ٹی (اب سی ایس ایم ٹی) اسٹیشن تک لوکل ٹرین میں سفر کرنا شروع کیا۔ ہر روز ٹرین میں سفر کرنے والے افراد کے گروپ ہوتے ہیں۔

میں نے پڑھے لکھے لوگوں کے ایک گروپ سے دوستی کی اور ان میں شامل ہو کر اس گروپ کا ممبر بن گیا۔ ٹرین میں جب کوئی بات چیت ہوتی تو کوئی نہ کوئی ممبر کسی نہ کسی وجہ سے بات چیت میں مسلم مذہب کو گھسیٹتا اور یہ لوگ ایسے ہیں... یہ لوگ ویسے ہیں... جیسے تبصرے شروع ہو جاتے۔ کبھی ممبئی میں مسلم کمیونٹی کی کانفرنس منعقد کی جاتی تھی اور کئی جگہوں پر دیواروں پر اردو زبان میں لکھے ہوئے پوسٹر نظر آتے تھے۔ گروپ میں کوئی بھی اردو زبان نہیں جانتا تھا۔ پتہ نہیں یہ لوگ ہمارے خلاف پوسٹرز پر کیا کیا لکھتے ہیں... جیسے تبصرے کیے جاتے۔ میں اردو پوسٹرز پر کچھ الفاظ پڑھ لیتا تھا لیکن مکمل نہیں پڑھ پاتا تھا۔ پھر 2005-06 میں میں نے اخبار میں ایک اشتہار دیکھا جس کا عنوان تھا، قومی کونسل براہِ راست-اردو زبان (انگریزی میں قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان)۔ یہ اردو زبان کے ڈپلومہ (حکومت ہند، محکمہ ثانوی اور اعلیٰ تعلیم کی طرف سے خط و کتابت کا کورس) کا اشتہار تھا۔ میں نے فوری طور پر اس ڈپلومہ کورس کے لیے داخلہ فارم بھر دیا۔

کچھ عرصہ بعد مجھے اردو پر بہت سی کتابیں اور نصابی کتب بذریعہ ڈاک موصول ہوئیں اور میری اردو پڑھائی کا آغاز ہوگیا۔ اس کورس کا طریقہ تدریس بہت آسان تھا۔ ہر حروف تہجی کے ساتھ اس کے تلفظ اور لکھنے کی مشق کے لیے ایک جگہ تھی۔ پھر کچھ حروف کے الفاظ اور الفاظ کے جملے اس طرح سکھائے گئے۔ میں نے ہر سبق کو اصول کے مطابق پڑھنا اور لکھنا جاری رکھا۔ اس بار میرے دوست شیخ رفیق جی، جو کلیان میں رہتے ہیں اور میرے شام کے ٹرین گروپ کا حصہ تھے، میری پیش رفت دیکھنے کے لیے میرے گھر آتے اور جہاں بھی مجھ سے کوئی غلطی ہوتی، مجھے سمجھاتے۔ تمام اسباق مکمل کر کے ٹیسٹ کے لیے بھیجے گئے۔ کچھ عرصے بعد رزلٹ آیا۔ میں نے 'اے' گریڈ میں اردو زبان کا ڈپلومہ حاصل کیا تھا۔ میں بہت خوش تھا۔ میں اس کے ساتھ ڈپلومہ سرٹیفکیٹ منسلک کر رہا ہوں۔ یہ سرٹیفکیٹ بالکل حقیقی ہے۔

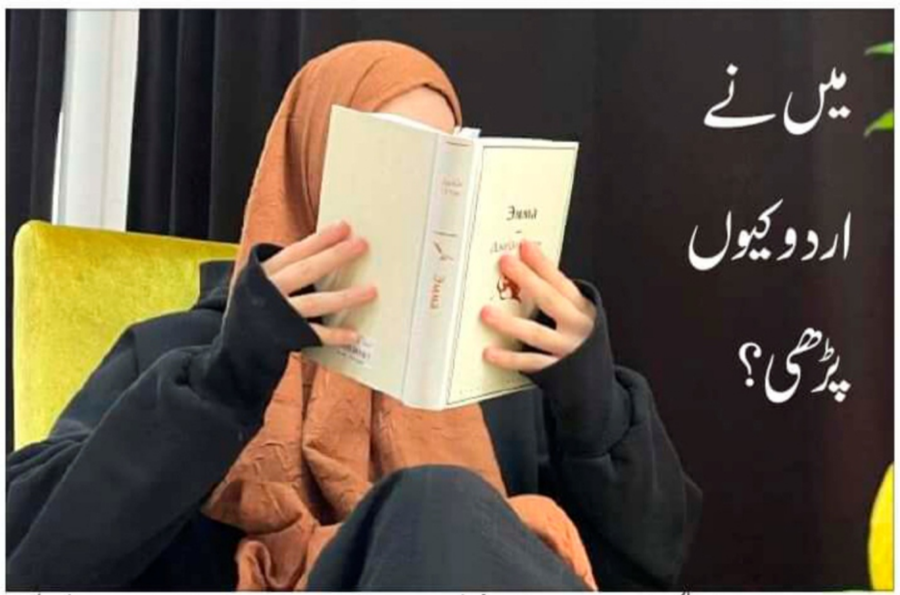

اب میں کافی حد تک اردو پڑھ سکتا تھا اور کسی حد تک لکھ بھی سکتا تھا۔ پھر میں نے ہر اتوار کو 'انقلاب' اور 'اردو ٹائمز' پڑھنا شروع کر دیا۔ اس مطالعے کے بعد مجھے پہلی بار بہت سی چیزوں کا علم ہوا، مجھے کچھ چیزوں کے نئے معنیٰ معلوم ہوئے۔ میں کچھ ایسی ہی چیزوں کے بارے میں معلومات دے رہا ہوں۔

1) اردو جو آج کل صرف مسلمانوں کی زبان سمجھی جاتی ہے، ایسا نہیں ہے، بلکہ یہ ایک بہت ہی پیاری ہندوستانی زبان ہے جسے ہندو، مسلم سکھ وغیرہ مذاہب کے لوگ بولتے اور لکھتے تھے۔ راجندر سنگھ بیدی، فرخ گورکھپوری (رگھوپتی سہائے)، پریم چند وغیرہ جیسے مشہور ادیب اردو میں لکھتے تھے۔ اور ایسی بہت سی مثالیں ہیں۔ 1822 میں اردو کا پہلا اخبار "جام جہاں نما" مشہور ہوا۔ اس اخبار کے ایڈیٹر منشی سدا سکھ لال اور پبلشر ہری ہر دت دونوں برہمن تھے۔ پتہ نہیں کب اس زبان کو مسلم زبان کا لیبل لگا۔

2) ہمیں نصابی کتب سے معلوم ہوا کہ انگریزوں کے خلاف جدوجہد آزادی میں بہت سے مسلمان آزادی پسند شامل تھے جنہوں نے ملک کے لیے اپنی جانیں قربان کیں اور شہید ہوئے۔ ہمیں ان کے بارے میں کبھی نہیں بتایا گیا۔ ہم گوگل کر کے ان کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں۔

3) ہندی فلمی گانوں میں اردو کے بہت سے الفاظ استعمال ہوتے ہیں لیکن ہمیں ان الفاظ کے معنیٰ معلوم نہیں تھے۔ بس جیسا ہے ویسا سنتے تھے اور ویسے ہی گاتے تھے۔ مثال کے طور پر، تیری پیاری پیاری صورت کو، کسی کی نظر نہ لگے، چشم بددور۔ یہاں ہمیں 'چشم بددور' کا مفہوم معلوم ہوا، غلط نظر والے دور رہو...... 'ابتداء عشق میں ہم ساری رات جاگے' یعنی 'محبت کے آغاز میں ہی ہم ساری رات جاگتے رہے'، تصور کا مطلب ہے تخیل وغیرہ پھر ہم نے گانوں کے مزید گہرے معنیٰ سمجھنا شروع کر دیے۔

4) مسلم کمیونٹی کے میلوں کے پوسٹر لگائے گئے۔ ایسے میلے کو اجتماع کہا جاتا تھا اور پوسٹرز میں کوئی قابل اعتراض بات نہیں لکھی جاتی تھی، بلکہ میلے میں لوگوں کو مدعو کیا جاتا تھا۔

5) ایک بار (سال یاد نہیں)، مسلم کمیونٹی نے ممبئی میں اسلامی دہشت گردی کے خلاف ایک بڑی کانفرنس کا انعقاد کیا تھا اور اس کے اردو پوسٹر ہر جگہ نظر آ رہے تھے۔ مسلم کمیونٹی کے ہزاروں لوگ آزاد میدان میں موجود تھے۔ اس کانفرنس میں دہشت گردی کو اسلام مخالف قرار دیا گیا۔ اس دن میں نے ٹی وی پر اس بارے میں خبریں دیکھنے کے لیے تقریباً تمام نیوز چینل دیکھے۔ لیکن کوئی بھی چینل اس کانفرنس کی خبر نہیں دکھا رہا تھا۔ اگلے دن میں نے کچھ مراٹھی اور ہندی اخبارات پڑھے۔ لیکن انقلاب اور اردو ٹائمز کے علاوہ کسی اور زبان کے اخبار نے اس کانفرنس کی خبر شائع نہیں کی۔ اردو اخبارات میں کانفرنس کی تفصیلی خبروں کے ساتھ اس بہت بڑی کانفرنس کی تصویر بھی چھپی تھی۔ تصویر میں صرف ایک نیوز چینل (شمالی ہندوستان کے) کی او بی وین دکھائی دے رہی تھی۔ گویا پورے پرنٹ اور مین اسٹریم میڈیا نے اس کانفرنس کا بائیکاٹ کر دیا تھا۔

6) سنڈے کا انقلاب اور اردو ٹائمز پڑھ کر معلوم ہوا کہ ہمارے مراٹھی اور اردو اخباروں میں زبان کے علاوہ کوئی فرق نہیں ہے۔ مقامی ریاستی، ملکی، بین الاقوامی خبریں، مختلف موضوعات پر مضامین، نوجوان، خواتین کے کالم، ترکیبیں، تقریباً سب کچھ ہمارے جیسا تھا۔

اتنی معلومات حاصل کرنے اور تاریخ کا مشاہدہ کرنے کے بعد یہ بات سامنے آتی ہے کہ ہمارے ملک میں تمام مذاہب کے لوگوں میں بھائی چارہ تھا، سب امن سے رہتے تھے۔ بعض مسائل پر جھگڑے ہوتے، جو عموماً انسانوں کے درمیان ہوتے ہیں چاہے وہ ایک ہی ذات اور مذہب کے ہوں۔ لیکن یہ دیکھ کر افسوس ہوتا ہے کہ آج سیاسی فائدہ حاصل کرنے کے لیے جان بوجھ کر افواہیں پھیلا کر مسلم کمیونٹی کے خلاف نفرت پھیلائی جا رہی ہے۔ لوگ بغیر سوچے سمجھے، بغیر تحقیق کیے افواہوں کو سچ مان رہے ہیں۔ کیونکہ نفرت کو ذہن میں رکھنا اچھا لگتا ہے۔ لیکن کیا ہم 20 کروڑ لوگوں کے ساتھ نفرت کا سلوک کر کے ایک ساتھ رہ سکتے ہیں؟ کیا ہم ان 20 کروڑ لوگوں کو ملک سے باہر نکال سکتے ہیں؟ کیا ہم ان سب کا قتل کر سکتے ہیں؟ بالکل نہیں۔ اس سے بہتر ہے کہ ہم پہلے جیسے جی رہے تھے، بھائی چارے سے مل جل کر رہیں، جو نہ صرف ہم سب اور ملک کے لیے فائدہ مند ہے بلکہ ضروری بھی ہے۔

کیا ہمارے پاس اسپورٹس مین اسپیریٹ نہیں ہے

ڈاکٹر
رونق جمال
درگ چھتیس گڑھ

حالیہ ایشین کپ افتتاح سے پہلے ہی سے ہندوستان میں متنازع بنا ہوا ہے۔ بھارت کے لوگ نہیں چاہتے تھے کے ہماری ٹیم پاکستان سے ایشیا کپ میں کوئی میچ نہ کھلے کیونکہ پہلگام میں پاکستانی دہشت گردوں نے جو درندگی کی تھی وہ قابل معافی نہیں ہے۔ حالانکہ حکومت نے آپریشن سیندور کر کے پاکستان کو اچھا سبق سکھایا ہے۔ پاکستان کا پانی بند کر دیا ہے اور وزیر اعظم نے اعلان کر دیا ہے کے پانی اور خون ایک ساتھ نہیں بہہ سکتا۔ اسلئے ایشیا کپ کا اعلان ہوتے ہی ہندوستان کے عوام نہیں چاہتے تھے کے انڈیا پاکستان سے ایشیا کپ میں کھیلے۔ اسلئے سیاست دان بھی بیانات دینے لگے تھے کے انڈیا ہرگز نہ پاکستان کے ساتھ کھیلے۔ لیکن آئی سی سی کے کیا قانون ہے پتا نہیں۔ اسلئے سرکار نے مداخلت نہیں کی۔ میچ ہوا اور اللہ کے فضل و کرم سے ہماری ٹیم کو شاندار جیت ملی۔ ان حالات میں پاکستان سے جیت کے باعث سارا ملک جشن میں ڈوب گیا لیکن ساری دنیا میں ہندوستانی کپتان اور ٹیم کی سرزنش ہو رہی ہے کے ٹاس کے وقت کپتان نے اور میچ جیت کر گراؤنڈ سے رخصت ہوتے وقت کسی بھی کھلاڑی نے پاکستان کے کسی کھلاڑی سے ہاتھ نہیں ملایا۔ دہشت گردی اپنی جگہ، آئی سی سی کی پالیسی اپنی جگہ، حکومت کی پالیسی اپنی جگہ۔ کھلاڑیوں کو کھیل کو کھیل بھاؤ نا سے کھیلنا چاہتے اور گراؤنڈ پر اسپورٹ مین اسپیریٹ کا مظاہرہ کرنا بے حد ضروری ہے۔ افسوس یہ مظاہرہ ہماری ٹیم کا کپتان کر سکا نہ ٹیم کا کوئی کھلاڑی تو ذہن میں سوال سر اٹھا رہا ہے کے کیا ہماری ٹیم میں اسپورٹ مین اسپیریٹ کا فقدان ہے۔ کپتان نے بتایا کے پاکستانیوں سے ہاتھ نہ ملانے کا فیصلہ ٹیم منیجر گوتم گمبھیر کا تھا۔ افسوس گمبھیر نے سنیر کھلاڑی ہونے کے باوجود غلط فیصلہ لیا۔ سیاست دان ہونے کے باوجود انکا یہ فیصلہ میری سمجھ سے باہر ہے۔ مستقبل میں ٹیم کو ایسی فاش غلطیوں سے باز رہنا چاہیے۔

استاد

جو کرتا ہے ہمیں علم سے آباد، جہل سے آزاد
وہی ہیں ہمارے اُستاد، وہی ہیں ہمارے اُستاد
استاد ہوتے ہیں بچوں سے ہمیشہ شیریں گفتار
مصروف رہتے ہیں بچوں کو کرنے میں خوش گوار
رہتے ہیں وہ اپنے باعفت جاہ و جلال سے
واقفیت ہے ہمیں ان کے روشن خیال سے
برسبیل تذکرہ جواب دیتے ہیں اگر پوچھے کوئی
تاکہ بارے میں ان کے بُرا نہ سوچے کوئی
عزیز و اقارب ہوں یا طلبا، برابر ہیں ان کے پاس
کوئی نہیں ہے ان کے پاس، جو عام ہو یا خاص
ہمیشہ چلاتے ہیں وہ ہمیں راہ براہِ راست کا
اور حکم دیتے ہیں ہمیں عبادت کا
ماہر ہیں وہ عربی، فارسی اور اردو میں
کوئی ہرا سکتا نہیں ان کو آپسی گفتگو میں
صوفی کا تقاضا اور ہے تم سبھی سے یہی
کہ ادب و احترام کرو تم ان کا سبھی

صوفی سید جمال، چکوڈی

غزل

یہ دردِ جگر ہے کہ دوا میرے لئے ہے
تو دور ہے مجھ سے یہ سزا میرے لئے ہے
یہ حسن یہ عارض یہ مہکتی ہوئی زلفیں
یہ چال قیامت کی ادا میرے لئے ہے
اے پیرِ فگاں کیا تجھے معلوم نہیں ہے
مے خانے پہ پُر جامِ وفا میرے لئے ہے
جانے دو مجھے پاس ذرا میرے رقیبوں
بیمار کے ہونٹوں پہ صدا میرے لئے ہے
بدلا ہوا رنگ دیکھ کے احساس ہوا یہ
محفل میں کوئی شخص اٹھا میرے لئے ہے
دل توڑ کے جاتے ہو تو بس اتنا بتا دو
ہر گام پہ یہ نقشِ وفا میرے لئے ہے
عِفّت مجھے کیسے نہ ملے گی میری منزل
کرتا ہے کوئی آج دعا میرے لئے ہے

شہناز عِفّت ممبئی

مزاحیہ افسانچے

انس مسرور انصاری

منتری اور منترائن

جب کوئی نیتا منتری بنتا ہے تو وہ تنہا نہیں بنتا بلکہ گھر والی، سالے، سالیاں، بھائی، بھابیاں اینڈ سنس پرائیویٹ لمیٹڈ سمیت منتری بنتا ہے۔ پھر اس کے پی، اے اور پیا بھی ہوتے ہیں۔ پی، سی، ایس، اور آئی، اے، ایس فقط نام کے سکریٹری ہوتے ہیں۔ اصل سکریٹری تو اُس کے اپنے خاص ہوتے ہیں۔

ماسٹر پیارے لال جب منتری ہوئے تو گاؤں میں اُن کی ان پڑھ، جاہل، گنوار دھرم پتنی آپ سے آپ منترائن بن گئیں۔ اُن کی سکھی سہیلی جن کی سات پشتوں میں بھی کسی نے چودھری ہونے کا خواب تک نہیں دیکھا تھا، گاؤں والے ڈر کے مارے جوکھنی، لکھیا، پروا سی کو چودھرائن کہنے لگے۔ سچ ہے، دینے والا جب دیتا ہے تو چھپر پھاڑ کر دیتا ہے۔ ایک نیتا جی جب منتری ہوئے تو مارے خوشی کے سب سے پہلے اپنی پتنی کو خوش خبری سنانے کی خواہش ظاہر کی۔ گھر پر فون لگایا گیا تو اُن کی پتنی نے ریسیور اُٹھایا۔ ہائے، ہلو کے بعد نیتا جی نے اپنی پتنی سے پوچھا۔ "کیا تم کسی منتری کی دھرم پتنی بننا پسند کرو گی۔؟"

"کیوں نہیں، یہ تو بڑے سوبھاگ کی بات ہے۔ مگر آپ کون بول رہے ہیں۔؟"

مسروقہ مال

تھیٹر میں "شیریں فرہاد" کا ڈرامہ ہو رہا تھا۔ مستانہ خان فرہاد کا رول کر رہے تھے۔ ایک دن پروڈیوسر اُستاد جاں باز خان نے دیکھا کہ کھیل ختم ہوتے ہی مستانہ خان اپنے گلے سے گلاب کے کئی ہار اُتارے اور اُن کو اپنے کوٹ کے اندر چھپا لیا۔ پھر چپکے سے باہر نکل گئے۔ اُستاد نے مستانہ خاں کا پیچھا کیا۔ وہ سیدھے بھوندو شاہ کے تکیہ پر پہنچے۔ وہاں کوٹ کے اندر سے گلاب کے ہار نکال کر بھوندو شاہ کے مزار پر چڑھا دیا۔ اُستاد اچانک آگے بڑھے۔ مستانہ خاں کو گلے سے لگا لیا۔ اس اچانک اُفتاد پر مستانہ خاں بوکھلا گئے لیکن اُستاد نے اُن کی پیٹھ تھپکتے ہوئے کہا: 'مستانہ خان! آج مجھ پر حضرت بھوندو شاہ اور تمہاری، دونوں کرامتیں ظاہر ہوگئیں۔

"اُستاد! وہ کیسے۔؟" مستانہ خان نے چونک کر پوچھا۔ اُستاد نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔" میں گلاب کے یہ ہار اسی مزار سے منگایا کرتا تھا۔ بھوندو شاہ نے تمہارے ذریعے اپنا مسروقہ مال واپس لے لیا۔"

عزت نفس

پھول چند جب بھی اپنے دوست میر دانش مند کے پاس آتے تو کوئی نہ کوئی انوکھا سوال لے کر ضرور آتے۔ ایک دن پوچھا کہ" میر صاحب! یہ عزتِ نفس کیا ہوتا ہے۔؟"

"ہوتا نہیں پھول چند! بلکہ ہوتی ہے۔" دانش مند نے تصحیح کی۔

"چلو، ہوتی ہی سہی پر یہ ہوتی کیا چیز ہے۔؟"

"اگلے وقتوں میں ہوا کرتی تھی۔ نیا زمانہ آیا تو "عزت" اور "نفس" میں ان بن ہوگئی۔ میڈم عزت کو اپنے آپ پر سو سو ناز تھے۔ مسٹر نفس بھی کچھ کم نہ تھے۔ وہ اپنے آپ کو بڑا سمجھتے تھے۔ نتیجہ یہ کہ دونوں میں نبھ نہ سکی اور طلاق واقع ہوگئی۔ میڈم عزت نئے دور کے نئے انسان کو نہ سمجھ سکیں۔ اپنے بانکپن میں رہ گئیں اور خاک میں مل گئیں۔ مسٹر نفس خاصے چالاک تھے۔ اندر باہر کی خبر رکھتے تھے۔ دولت کے لالچ کا زمانہ آیا۔ ہر آدمی کسی بھی صورت سے امیر کبیر بننے کے خواب دیکھنے لگا۔ حالات مسٹر نفس کے موافق تھے اس لیے لوگوں نے اُنھیں سر آنکھوں پر بٹھایا اور خوب ناز برداریاں کیں۔ مسٹر نفس کو بھی کھل کھیلنے کا سنہرا موقع ملا۔ رفتہ رفتہ وہ لوگوں کے دلوں پر قابض ہوتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ میڈم عزت کی ساری تک دھری کی دھری رہ گئی۔ اُنھیں کوئی پوچھنے والا نہ رہا۔ وہ مجبوراً مسٹر نفس کی خدمت کرنے کی خدمت پر مامور ہو گئیں اور مسٹر نفس کے محکوم ہوئے۔

آج مسٹر نفس دلوں پر راج کرتے ہیں اور حقیر فقیر سے امیر کبیر تک اُن کے غلام اور بندے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عزت نفس شریف و نجیب لوگوں کے مصاحب تھے لیکن جب شرافت و نجابت باقی نہ رہی تو مسٹر نفس کے مصاحبین عوام سے خواص تک ہو گئے۔ اور اب تو بس اُنھیں حضرت کا دور دورہ ہے۔ بے چاری میڈم عزت کا دم قدم بھی اُنھیں مسٹر نفس کے دم قدم سے ہے۔

بدھو کہیں کا

لیلا رام نے اپنے پُتر سیتا رام کی اس بے جا ضد پر کہ مارکیٹ میں بالکل نیا پرنٹ آیا ہوا ہے۔ میرے سارے متر شرٹ اور پتلون سلوا رہے ہیں۔ میں بھی سلواؤں گا۔ میرے تمام کپڑوں کی ڈیزائین اور کٹنگ آؤٹ آف فیشن ہو چکی ہیں۔ اُنھیں پہنتے ہوئے مجھے شرم آتی ہے۔" لیلا رام نے اپنے پُتر کو سمجھایا۔

"میرے پُتر! بڑھیا اور نئے ڈیزائین اور نئے فیشن والے کپڑے بھی ضرور سلواؤ اور پہنو بھی لیکن کیول گھر کے اندر پہنو! بڑھیا ڈریس پہن کر باہر نہ نکلو۔"

"وہ کیوں پتا جی! بڑھیا ڈریس اسی لیے تو سلوائے اور پہنے جاتے ہیں کہ باہر لوگ دیکھیں۔" سیتا رام نے جواز پیش کیا۔

"ارے میرے پُتر! تجھے کب بدھی آئے گی۔؟ تو تو بالکل ہی گھامڑ ہے۔ بڑھیا ڈریس پہن کر گھر سے باہر نکلے گا تو لوگ چندہ مانگنے لگیں گے۔

صنم ہرجائی

ڈاکٹر دلدار علی اپنی بیوی میڈم دلدار علی کو لے کر شہر کے سب سے زیادہ فیشن ایبل کلب "مون لائٹ" میں پہنچے۔ وہاں ایک دراز قد حسینہ بہت ہی مختصر لباس میں جلوہ گر تھی۔ ڈاکٹر کو دیکھ کر وہ مسکرائی اور سگریٹ کا ایک کش لگا کر بولی۔ "ہلو ڈاکٹر! کیا حال چال میں۔ بہت دنوں بعد نظر آئے۔"

ڈاکٹر نے پلکیں جھکا کر، آنکھیں چرا کر کہا۔ "ٹھیک ہوں" پھر جلدی سے آگے بڑھ گئے۔ مسز دلدار علی نے چلتے چلتے پوچھا۔ "یہ عورت کون ہے۔ جو اتنی بے باکی اور لگاوٹ سے تمہارا حال چال پوچھ رہی تھی۔؟"

"میں نام تو نہیں جانتا البتہ پیشہ کے سلسلے میں اس سے ملاقات ہوئی تھی۔" ڈاکٹر دلدار علی نے صفائی پیش کی۔

اپنے پیشہ کے سلسلے میں یا اُس کے پیشہ کے سلسلے میں مسز دلدار علی نے چبھتی ہوئی نظروں سے پوچھا۔ بے چارے دلدار علی کیا جواب دیتے۔ "خاموشی ہزاروں بلائیں ٹالتی ہے" سوچ کر چپ رہے۔

خدمت گزار بیوی

ذکر ایک پری وش کا، ہر چند کہ بیاں اپنا نہیں دوسرے کا ہے۔ بھارت کے ایک مالوی جی ایک دفعہ سیاحت کے لیے غیر ملک گئے۔ دیکھا کہ ایک قبرستان میں ایک جوان عورت ایک تازہ قبر پر پنکھا جھل رہی ہے۔ یہ ماجرا دیکھ کر مالوی جی بہت حیران ہوئے۔ سوچ میں پڑ گئے کہ اس انوکھے واقعہ کا مطلب کیا ہے۔ خیال آیا کہ شاید یہ عورت اپنے شوہر کی بڑی خدمت گزار اور وفا شعار بیوی تھی کہ شوہر کے انتقال پر ملال پر اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھی ہے۔ شوہر کو آرام کرتے سوچ کر پنکھا جھل رہی ہے۔ مالوی جی بہت متاثر ہوئے۔ وہ عورت کے پاس گئے اور نہایت ہمدردی سے پوچھا۔

قبر کو پنکھا کیوں جھل رہی ہو۔؟

عورت نے جواب دیا۔ ہمارے ملک میں رواج ہے کہ جب تک شوہر کی قبر سوکھ نہ جائے بیوہ عورت دوسری شادی نہیں کر سکتی لیکن قبر کی مٹی پر پانی ڈالنے والے نے کم بخت اتنا زیادہ پانی ڈال دیا ہے کہ پنکھا برابر جھل رہی ہوں مگر قبر ہے کہ سوکھنے ہی میں نہیں آتی۔

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR -E- SIASAT
تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

چین کی نگرانی اور پروپیگنڈہ انڈسٹریز: جہاں منافع ملتا ہے پارٹی سے

بیجنگ۔20 ستمبر۔ایم این این۔چین کی نگرانی اور پروپیگنڈہ صنعتوں کے حوالے سے لیکی ہوئی دستاویزات بتاتی ہیں کہ یہ نظام صرف سیاسی تسلط کا آلہ نہیں بلکہ منافع بخش کاروبار بھی ہے۔ یہ انکشاف دو کمپنیوں Geedge Networks اور GoLaxy کے ذریعے ہوا ہے، جن کے ذریعے پتہ چلتا ہے کہ کس طرح نجی کمپنیاں سرکاری جماعت کی نظریاتی ضروریات اور بازار کی طلب کے درمیان پل کا کام کررہی ہیں۔ یہ کمپنی دراصل سائبر سیکیورٹی کی آڑ میں سنسرشپ (معلوماتی کنٹرول (،نگرانی، اور شبہات رکھنے والوں کی شناخت کا نظام تیار کرتی ہے۔ اس کا اہم مصنوعہ"Tiangou Secure Gateway" ایک مکمل تیار شدہ فائروال ہے جو VPNs کو بلاک کرتا ہے، ڈیٹا کا تجزیہ کرتا ہے، اور صارف کے ڈیوائس کی شناخت کرتا ہے۔ اس کا نظام سرکاری ٹیلی کام اداروں، صوبائی سکیورٹی بیورو، اور دیگر سرکاری حکام کے ساتھ کام کرتا ہے۔ Geedge نے اپنے آلات دوسرے ممالک پاکستان، میانمار، ایتھوپیا، قزاقستان وغیرہ میں بھی برآمد کیے ہیں تاکہ وہاں بھی نگرانی اور سنسرشپ کے نظام کو نافذ کیا جا سکے۔ GoLaxy کمپنی خصوصاً عوامی رائے سازی، اثر و رسوخ مہمات، اور پروپیگنڈہ کے میدان میں کام کرتی ہے۔ یہ سوشل میڈیا ڈیٹا کا تجزیہ کرتی ہے، سیاسی اور سماجی رہنماؤں کے روابط کا نقشہ تیار کرتی ہے، اور خودکار طریقے سے مواد تیار کرتی ہے، جو حساس موضوعات جیسے تائیوان، ہانگ کانگ، سنکیانگ، امریکہ کی سیاست وغیرہ کے حوالے سے بیانیے کو کنٹرول کرنے میں استعمال ہوتا ہے۔ اگرچہ ابھی تک GoLaxy کی براہِ راست برآمد کم ہے، مگر اس کا فوکس اندرونِ ملک پروپیگنڈہ نظام کو مضبوط بنانے اور بیرونی سطح پر بیانیوں کو فروغ دینے پر ہے۔ دونوں کمپنیوں کا تعلق چینی اکیڈمی آف سائنسز جیسی ریاستی اور تحقیقی اداروں سے ہے، جس سے انہیں ٹیکنالوجی، انسانی وسائل، اور ملکی سرپرستی حاصل ہوتی ہے۔ یہ ملاپ تحقیق، ترقی اور نفاذ کے درمیان حد کو مٹاتا ہے، یعنی جو تحقیق ریاستی ضروریات کے تحت ہوتی ہے وہ جلد ہی پروڈکٹ یا ٹیکنالوجی کی شکل میں منظرِ عام پر آتی ہے۔ چین کا یہ ماڈل نگرانی اور سنسرشپ کو ایک بزنس ماڈل کے تحت تیار کرنا اور اسے بیرونی ممالک میں بھی برآمد کرنا دنیا بھر میں جمہوری اقدار کے لیے خطرہ ہے۔

کیچ خودکش حملہ میں 32 پاکستانی فوجی مارے گئے، بی ایل اے ویڈیو جاری کیا

کوئٹہ: بلوچ لبریشن آرمی (بی ایل اے) نے جمعے کو بلوچستان کے ضلع کیچ میں پاکستانی فوجی قافلے پر جمعرات کو ہونے والے خودکش حملے پر ایک تفصیلی بیان جاری کیا۔ گروپ نے کہا کہ اس کی "خودقربانی یونٹ" مجید بریگیڈ کے تین جنگجوؤں نے ایک صرف اور مہلک "آپریشن کیا، جس میں سینئر افسران سمیت 32 فوجی اہلکاروں کو ہلاک کرنے اور تین سے زیادہ بسوں کو تباہ کرنے کا دعویٰ کیا گیا۔ بی ایل اے کے ترجمان جیاند بلوچ نے کہا کہ فدائین آپریشن" دشت کے علاقے کوبچ کراس پر کیا گیا، جہاں چھ بسوں کے قافلے پر حملہ کیا گیا جس میں درجنوں فوجی اہلکار اور اسکارٹ گاڑیاں بھی شامل تھیں۔ یہ قافلہ ایک دن پہلے کراچی سے گوادر گیا تھا اور تربت کی طرف جا رہا تھا کہ اس پر حملہ ہوا۔ گروپ نے کہا کہ حملہ تقریباً 05:1 بجے شروع ہوا۔ اس کے بعد جسے اس نے "منظم منصوبہ بندی، بھرپور انٹیلی جنس تیاری اور مکمل فوجی نظم وضبط" کے طور پر بیان کیا، جس کا مقصد دشمن کی غفلت" کے لمحے میں فیصلہ کن ضرب لگانا تھا۔ بیان کے مطابق آپریشن کا پہلا مرحلہ اس وقت شروع ہوا جب الطاف عرف چاکر کے نام سے ایک جنگجو نے بارود سے بھری گاڑی قافلے کی لیڈ بس سے ٹکرا دی۔ اس کے نتیجے میں ہونے والے دھماکے سے، اس نے دعویٰ کیا، "بس کو مکمل طور پر تباہ کر دیا اور بس میں موجود تمام افراد کو فوری طور پر ختم کر دیا۔" اس کے فوراً بعد دو اور جنگجوؤں، گہرام عرف زگرین اور خلیل عرف کلمیر نے قافلے کی تشکیل پر دھاوا بول دیا اور بقیہ بسوں اور اس کے ساتھ موجود سکیورٹی دستے پر حملہ کیا۔ بی ایل اے نے کہا کہ فائرنگ 30 منٹ سے زیادہ جاری رہی اور پاکستانی فورسز کی نقل و

حرکت کو مفلوج کر دیا۔ جوابی فائرنگ کے باوجود حملہ آوروں نے اپنا گولہ بارود ختم ہونے تک جاری رکھا۔ اس موقع پر، گروپ نے کہا، انہوں نے آخری گولی، اپنی قوم اور سرزمین پر اپنی جانیں قربان کرتے ہوئے" کے اصول پر عمل کیا۔ بی ایل اے کے اپنے زمینی ذرائع اور اس کے انٹیلی جنس ونگ زراب کے مطابق کم از کم 32 پاکستانی فوجی ہلاک ہوئے جن میں کئی افسران بھی شامل ہیں اور درجنوں زخمی ہوئے۔ اس نے کہا کہ تین سے زیادہ بسیں تباہ ہوگئیں۔ گروپ نے مزید کہا کہ پاکستانی فورسز کو کئی گھنٹوں تک لاشیں نکالنے اور زخمیوں کو نکالنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ فضائی کمک، ڈرون اور زمینی دستے پہنچ گئے۔ اس میں کہا گیا کہ تاخیر کا مطلب ہے کہ زیادہ تر زخمی موقع پر ہی دم توڑ گئے۔" بی ایل اے نے دلیل دی کہ یہ حملہ "اس یقین کا عملی اظہار تھا کہ دشمن کو بلوچستان کے کسی کونے میں امن قائم نہیں ہونے دیا جائے گا۔" گروپ کے میڈیا چینل ہکل نے بھی حملے کی ویڈیو جاری کی۔ اس میں قافلے کو آگے بڑھتے ہوئے دکھایا گیا ہے اس سے پہلے کہ ایک بڑا دھماکہ ایک بس کو لپیٹ میں لے لے۔ اس کے بعد کے مناظر میں رکی ہوئی گاڑیوں اور ملبے کے اردگرد گولیاں چلتی ہیں۔ جنگجوؤں کو ایک دوسرے پر زور دیتے ہوئے سنا جا سکتا ہے کہ بسوں کو فرار نہ ہونے دیں، یہ کہتے ہوئے کہ کئی کو نشانہ بنایا گیا تھا اور ایک "مکمل طور پر تباہ" ہوگئی تھی۔

دھماکے کے بعد چمن بارڈر بند کردیا گیا

کوئٹہ: چمن میں پاکستان افغانستان سرحد کے قریب جمعرات کو ہونے والے مہلک دھماکے میں ہلاکتوں کی تعداد چھ ہوگئی، جب کہ ایک اور زخمی زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسا۔ من سول ہسپتال کے ڈاکٹروں نے جمعہ کو تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ تین دیگر زیر علاج ہیں۔ دھماکہ سرحد کے قریب پناہ گزین کیمپ کے علاقے میں ٹیکسی اسٹینڈ کے قریب ہوا جہاں اکثر مسافر اور مقامی لوگ آتے ہیں۔ پولیس ذرائع نے دھماکے کو "خودکش دھماکہ" قرار دیا جس میں کم از کم پانچ افراد ہلاک ہوئے۔ ابتدائی رپورٹس میں بتایا گیا تھا کہ چار افراد کی موت ہوگئی تھی، لیکن زخمیوں میں سے دو ہسپتال منتقل کرنے کے دوران زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسے، حکام نے کہا کہ سرحد پار سے نقل وحرکت روک دی گئی ہے کیونکہ دھماکے کی تحقیقات جاری ہیں۔ سرحد کی بندش کے ساتھ ساتھ قصبے اور ملحقہ علاقوں میں انٹرنیٹ خدمات کی معطلی سے سینکڑوں افغان خاندان شدید گرمی میں پھنسے ہوئے ہیں۔ دونوں اطراف گاڑیوں کی لمبی قطاریں لگ گئیں۔ بم دھماکے کے بعد چمن بارڈر پر سکیورٹی سخت کردی گئی ہے، سکیورٹی اہلکار انتہائی چوکس ہیں۔

بی وائی سی کی جانب سے قید گلزادی بلوچ کو 'مفرور' قرار دینے کی مذمت

بلوچستان۔ 20 ستمبر۔ایم این این۔بلوچ یکجہتی کمیٹی (بی وائی سی) نے اس عدالتی فیصلے کی مذمت کی ہے جس میں اس کے قید کارکن گلزادی بلوچ کو مفرور" قرار دیا گیا ہے اور اس اقدام کو انصاف اور قانون کا مذاق" قرار دیا ہے۔ گلزادی بلوچ بی وائی سی کے ساتھی رہنماؤں ڈاکٹر مہرنگ بلوچ، بیبرگ بلوچ، شاہ جی بلوچ اور بیبو بلوچ کے ساتھ چھ ماہ سے زائد عرصے سے ریاستی حراست میں ہیں۔ انہیں ابتدائی طور پر مینٹیننس آف پبلک آرڈر (ایم پی او(کی دفعہ 3 کے تحت تین ماہ کے لیے حراست میں رکھا گیا تھا، لیکن ان کی قید میں بار بار توسیع کی جاتی رہی ہے۔ بی وائی سی نے کہا کہ حراست میں ہونے کے باوجود، گلزادی بلوچ کو مستونگ کی ایک ایف آئی آر میں نامزد کیا گیا تھا اور اس کے خلاف تازہ وارنٹ گرفتاری کے ساتھ "چھپا ہوا" قرار دیا گیا تھا۔ گروپ نے ایک بیان میں کہا کہ "کسی کو حراست میں رکھتے ہوئے مفرور قرار دینا قانون اور انصاف کا مذاق اڑانا ہے۔" اس نے مزید کہا کہ اس اقدام سے "یہ سوال اٹھتا ہے کہ آیا عدالتیں واقعی آزاد اداروں کے طور پر کام کر رہی ہیں، یا محض جبر کے رسمی آلات کے طور پر استعمال ہو رہی ہیں۔" تنظیم نے کہا کہ اس کے رہنما جمہوری جدوجہد کے لیے پرعزم ہیں، اس دلیل کے ساتھ کہ ان کی گرفتاریاں بلوچستان کے زمینی حقائق کو تبدیل نہیں کر سکتیں اور نہ ہی ریاستی جبر کے خلاف اس عوامی تحریک کو روک سکتی ہیں۔" اس کے بجائے، اس نے خبردار کیا، "اس طرح کے غیر قانونی اور جابرانہ اقدامات عوامی تحریک کو تیز کرتے ہیں۔ بی ائی سی نے ریاست پر سیاسی اختلاف کو دبانے کے لیے "قانون کو ہتھیار" بنانے کا الزام لگایا، اس عمل کو انسانی حقوق کی خلاف ورزی اور "ریاست کے اپنے قوانین اور آئین کی کھلی توہین" قرار دیا۔ اس نے تمام حراست میں لیے گئے رہنماؤں کی فوری رہائی، "جھوٹے مقدمات" کو واپس لینے اور "غیر آئینی اور غیر قانونی طرز عمل" کے طور پر بیان کیے جانے والے خاتمے کا مطالبہ کیا۔

بنگلہ دیش یونس کے دور حکومت میں مذہبی تشدد میں اضافہ دیکھ رہا ہے۔گلوبل ایڈووکیسی گروپ

ڈھاکہ: ایک سرکردہ بین الاقوامی ایڈووکیسی گروپ نے بنگلہ دیش میں مذہبی تشدد میں خطرناک حد تک اضافے کو اجاگر کیا ہے جو محمد یونس کی قیادت والی عبوری حکومت کے تحت اقلیتوں پر ظلم وستم سے آگے بڑھتا ہے۔ کینیڈا میں قائم گلوبل سینٹر فار ڈیموکریٹک گورننس (جی سی ڈی جی) نے دی برننگ آف شرائنز: بنگلہ دیش کی روحانی اور ثقافتی روح انڈر اٹیک کے عنوان سے اپنی رپورٹ میں نوٹ کیا کہ جہاں ہندو، عیسائی، احمدیہ، اور مقامی برادریوں کو دستاویزی تشدد اور جبر کا سامنا کرنا پڑا ہے، بڑے پیمانے پر حملوں نے مقدس مقدسات، مسلمانوں کے مقدس مقامات کو بھی نشانہ بنایا ہے۔ درگاہیں، اور زیارت گاہیں جو بنگلہ دیشی بنگالی روحانی اور ثقافتی روایت میں گہری جڑیں رکھتی ہیں۔" اگست 2024 سے، ملک بھر میں 100 سے زیادہ صوفی مزارات اور مقدس مقامات پر حملے ہو چکے ہیں۔ بہت سے معاملات میں، مقامی ہتھیاروں سے لیس حملہ آوروں نے دن دیہاڑے، بعض اوقات قانون نافذ کرنے والے افسران کی موجودگی میں بھی تباہی کی کارروائیاں کی ہیں، جن کی سی ڈی جی کی جانب سے بڑے پیمانے پر تنقید کی گئی ہے۔ مذہبی بے حرمتی کی اس طرح کی کارروائیاں الگ تھلگ واقعات نہیں ہیں۔ یہ بنگلہ دیش کی ہم آہنگی والی روحانی شناخت کو مٹانے کی ایک وسیع مہم کی عکاسی کرتے ہیں۔ یہ مزارات، جو اکثر صوفی بزرگوں اور قابل احترام مبلغین کی قبروں کے اردگرد بنائے جاتے ہیں، طویل عرصے سے امن، شفایابی اور الٰہی برکتوں کے متلاشی تمام پس منظر کے لوگوں کے لیے زیارت گاہیں رہے ہیں۔" ایڈووکیسی گروپ نے اس بات پر زور دیا کہ جاری حملوں کو بہت سے لوگ ایک گہرے ثقافتی حملے کے حصے کے طور پر تعبیر کررہے ہیں، انتہا پسند گروہوں کی طرف سے بنگلہ دیش کی متنوع اور روادار مذہبی روایات کو تنگ، عسکریت پسند اور درآمد شدہ نظریے کے ساتھ تبدیل کرنے کی کوشش۔ جی سی ڈی جی کے مطابق، مزارات کی علامتی تباہی اور بازاروں اور ثقافتی مقامات کو بیک وقت نشانہ بنانا ملک میں مزید بنیاد پرست سماجی مذہبی نظم کو مسلط کرنے کے لیے ایک مربوط حکمت عملی کی تجویز کرتا ہے۔ گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے، ایڈووکیسی گروپ نے کہا کہ سب سے زیادہ پریشان کن یونس کی قیادت والی عبوری حکومت کی جانب سے بنگلہ دیش میں پھیلنے والے مذہبی تشدد اور مزار پر حملوں کی لہر کے خلاف کارروائی کرنے میں خاموشی یا ناکامی ہے۔

چین کے ہاتھوں گرفتار تبتی راہب دھرگے کی جبری گمشدگی پانچویں سال میں داخل

دھرم شالا: تبتی راہب دھرگے کی جبری گمشدگی کو چار سال سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے، جسے چینی حکام نے لہاسا میں من مانی طور پر گرفتار کیا تھا۔ حکام کی طرف سے بار بار یقین دہانیوں کے باوجود اس کا خاندان اور مقامی کمیونٹی اس کی حالت اور ٹھکانے کے بارے میں بدستور اندھیرے میں ہے۔ تبت ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق، اس کیس نے ایک بار پھر تبت میں مذہبی شخصیات پر بیجنگ کی بڑھتی ہوئی پابندیوں کی طرف توجہ مبذول کرائی ہے۔ تبت ٹائمز کے مطابق، چینی پولیس نے دھرگے کو 5 اگست 2021 کو لہاسا میں اس کے دوساتھیوں سمیت حراست میں لیا تھا۔ جب کہ دیگر دو کو بالآخر مہینوں کی حراست کے بعد رہا کردیا گیا، دھرگے کا کوئی حساب نہیں ہے۔ حکام کی طرف سے کوئی باضابطہ الزامات یا وضاحتیں پیش نہیں کی گئیں، جس سے تبتیوں میں تشویش مزید گہرے ہوگئی ہے۔

فضل الرحمان نے پاکستانی حکومت کی ناکامیوں پر تنقید کی

پشاور: جمعیت علمائے اسلام۔فضل کے سربراہ، مولانا فضل الرحمان نے جمعرات کو اعلان کیا کہ ان کی جماعت چاروں صوبوں میں امن مارچ کرے گی، جس کا مقصد پاکستانیوں کو ان کے حقوق کے تحفظ کے لیے ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنا ہے۔ اے آروائی نیوز کے مطابق پارٹی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے فضل الرحمان نے اس بات پر زور دیا کہ آنے والی تحریک جے یو آئی (ف) کی پرامن مزاحمت کی طویل جدوجہد کا تسلسل ہے۔ انہوں نے اس خیال کو مسترد کردیا کہ یہ اقدام نیا تھا، یاد کرتے ہوئے کہ ان کی پارٹی نے ماضی میں بھی ایسی ہی مہمات چلائی تھیں۔ انہوں نے حکومت پر انتخابات میں عوامی مینڈیٹ کو مسلسل چھیننے کا الزام لگایا اور دلیل دی کہ جے یو آئی (ف) کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے اصولوں کو ترک کرنے کے بجائے اپنی سیاسی تحریک کو جاری رکھے۔ انہوں نے موثر طریقے سے حکومت کرنے میں حکومت کی نااہلی پر کڑی تنقید کرتے ہوئے کہا کہ عدالتوں اور دیگر اداروں کو منتخب لیڈروں کی ذمہ داریاں نبھانے پر مجبور کیا جارہا ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر ضرورت پڑی تو ان کی پارٹی ملک بھر سے کارکنوں کو طلب کرسکتی ہے، جس سے اسلام آباد میں بڑے پیمانے پر متحرک ہونے کا امکان بڑھ جاتا ہے، جیسا کہ اے آروائی نیوز نے رپورٹ کیا۔ بین الاقوامی معاملات پر جے یو آئی (ف) کے سربراہ نے مسلم ممالک کے درمیان بڑھتے ہوئے اختلافات پر مایوسی کا اظہار کیا۔ انہوں نے یکجہتی اور تعاون کی اہمیت بیان کرتے ہوئے متنبہ کیا کہ تقسیم صرف امت کو کمزور کرے گی۔ اس بات کو نوٹ کرتے ہوئے کہ حالیہ اسلامی کانفرنسوں نے توقعات بڑھادی ہیں، فضل الرحمان نے ریمارکس دیے کہ نتائج ان امیدوں سے کم تھے۔ مزید مثبت نوٹ پر، انہوں نے پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان حالیہ دفاعی معاہدے کی تعریف کرتے ہوئے اسے خوش آئند قدم قرار دیا۔ فضل الرحمان نے کہا کہ معاہدے سے ظاہر ہوتا ہے کہ دونوں ممالک مسلم دنیا میں قائدانہ کردار ادا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، جیسا کہ اے آروائی نیوز نے روشنی ڈالی ہے۔ جے یو آئی-ایف کی قیادت نے تصدیق کی کہ امن مارچ چترال اور تربت سے لے کر کشمور اور کراچی تک کے علاقوں کا احاطہ کرے گا، جو ملک بھر میں وسیع تر متحرک ہونے کی نشاندہی کرتا ہے۔ اے آروائی نیوز کی رپورٹ کے مطابق، فضل الرحمان نے اس بات کا اعادہ کیا کہ اگر حکمران طبقہ شہریوں کے حقوق کا تحفظ کرنے میں ناکام رہا تو یہ جے یو آئی-ف کا فرض بن جائے گا کہ وہ ملک کو دوبارہ پٹری پر ڈالے۔

چین کی معیشت بدستور بدحالی کا شکار

بیجنگ: چینی قیادت نے طاقت اور اعتماد کی تصویر پیش کرنے کے لیے کافی حد تک کوششیں کی ہیں صرف اس ماہ دوسری جنگ عظیم کے خاتمے کے موقع پر ہونے والی فوجی پریڈ میں چین کے دوستوں کے اجتماع کا مشاہدہ کیا۔ چینی صدر شی جن پنگ ممکنہ طور پر اس تصویر کو برقرار رکھنے کی کوشش کیلیکن معاشی حقیقت اس چہرے سے بہت مختلف ہے جو چین دنیا کو پیش کرتا ہے، اور تازہ ترین اعدادوشمار ایک ایسے ملک کی وضاحت کرتے ہیں جو سست روی کا شکار ہے۔ اعدادوشمار سے پتہ چلتا ہے کہ پچھلے سال کے آخر میں معیشت کو جوس کرنے کی کوششیں پائیدار بحالی کو تحریک دینے میں ناکام رہی ہیں۔ خوردہ فروخت کے حساب سے کھپت کی نمو گزشتہ ماہ گر کر اس سال سب سے کم رفتار پر آگئی، اگست 2024 کے مقابلے میں صرف 3.4 فیصد اضافہ ہوا، اور اس کے مقابلے میں اس سال جون میں 8.6 فیصد اضافہ ہوا۔ یہ حکومت کی جانب سے صارفین کے اخراجات کو بڑھانے کی کوششوں کے باوجود ہے، بشمول کاروں اور آلات کی تجارت میں خریداری کے لیے سبسڈی فراہم کرنا۔ سبسڈی کے لیے صوبوں کو فنڈز ختم ہونے کی وجہ سے خوردہ فروخت میں تیزی آ گئی ہے۔ گزشتہ ماہ فیکٹری اور کان کنی کی پیداوار میں بھی کمی آئی، اگست 2024 کے بعد سے سب سے کم فائدہ ہوا۔ پیداوار اور سرمایہ کاری میں کچھ سست روی قیمتوں میں کمی اور زائد پیداوار کو کم کرنے کے لیے مضبوط بازو والی کمپنیوں کے لیے بیجنگ کی کوششوں کی عکاسی کر سکتی ہے جو معیشت کے مسائل کو بڑھا رہی ہیں۔ کسی بھی طرح سے، ملک کی فیکٹری پیداوار کی اعلیٰ سطح کو پورا کرنے کے لیے بہترین وقت میں چینی مانگ اتنی قریب نہیں ہے، اور یہ سامان برآمد کیا جا رہا ہے۔ اس حقیقت سے کوئی بچ نہیں سکتا کہ چین ساختی کمزوریوں کو دور کرنے کے لیے جدوجہد کررہا ہے جو سادہ حل سے انکار کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر، رئیل اسٹیٹ مارکیٹ میں، نئے گھروں کی فروخت اور نئے اور پہلے سے موجود گھروں کی قیمتوں میں کمی اگست میں تیز ہوئی۔ رئیل اسٹیٹ سیکٹر کے زائد سپلائی اور ڈویلپر کے دیوالیہ پن کے چار سالہ بحران میں پھنسے ہوئے، مقامی حکومتوں کو قرضوں کے پہاڑ کا سامنا ہے، اور بے روزگاری بڑھنے کے ساتھ ہی صارفین اپنی پٹی مضبوط کررہے ہیں، مندی کے درمیان صنعتی سرمایہ کاری پر حکومت کا انحصار بڑھ رہا ہے۔ ضرورت سے زیادہ سپلائی اور قیمتوں میں کمی کے علاوہ، واشنگٹن کے ساتھ تجارتی تناؤ، جس نے پچھلے پانچ مہینوں سے امریکہ کو چین کی برآمدات دوہرے ہندسوں کی شرح سے گرتی ہوئی دیکھی ہیں، حالیہ اقتصادی اشاریوں کی طرف سے واضح کردہ مسائل کو مزید بڑھا دیا ہے۔ جبکہ چین "مضبوط لچک" کا دعویٰ کرتا ہے کیونکہ نمو اس سال کے تقریباً پانچ فیصد کے ہدف کو چھوتی ہے، لیکن شہ سرخی کے نمبر بی چاہے درست ہوں یا نہیں بی معیشت کی حالت کو نہیں پکڑتے۔ نوجوانوں میں بے روزگاری بہت زیادہ ہے اور روزگار کے مواقع ختم ہورہے ہیں، 80 ملین سے زیادہ لوگ گیگ اکانومی میں پھنسے ہوئے ہیں۔ بہت سے چینی ایک بہتر زندگی کی امید کھو رہے ہیں، خاص طور پر اپنے بچوں کے لیے۔

خیبر پختونخوا کے شہریوں نے پاکستان پر عسکریت پسندی کو کچلنے میں ناکام ہونے کا الزام لگایا

سوات: جمعہ کو مینگورہ کے مٹہ چوک پر ایک زبردست مظاہرہ کیا گیا، جہاں ہزاروں باشندوں نے وادی میں عسکریت پسندی اور لاقانونیت کی تازہ ترین لہر کے خلاف احتجاج کیا۔ پاکستانی اخبار دی ایکسپریس ٹریبیون کی رپورٹ کے مطابق، احتجاج، جسے بڑے پیمانے پر نچلی سطح کی تحریک کے طور پر دیکھا جاتا ہے، نے ایک مضبوط اشارہ دیا کہ خیبر پختونخواہ کے لوگ تشدد کو اپنے وطن واپس جانے کی اجازت نہیں دیں گے۔ ایکسپریس ٹریبیون کے مطابق مظاہرین نے بینرز اور پلے کارڈز اٹھا رکھے تھے جن پر دہشت گردی مخالف نعرے درج تھے، جن میں امن کی بحالی کے لیے حکومت اور سکیورٹی اداروں سے فوری مداخلت کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ منتظمین نے اس اجتماع کو دہشت گردی کے خلاف ایک "عوامی ریفرنڈم" قرار دیا، جو اپنے گھروں کے دفاع میں کمیونٹی کے متحد موقف کی نشاندہی کرتا ہے۔ تقریب کے مقررین نے اس بات پر زور دیا کہ بڑی تعداد میں ٹرن آؤٹ اپنی وادی کو دوبارہ عدم استحکام سے بچانے کے لیے سوات کے رہائشیوں کے عزم کی عکاسی کرتا ہے۔ احتجاجی مظاہرے سے ایم این اے ڈاکٹر امجد علی خان، صوبائی وزیر فضل حکیم خان، اے این پی رہنما ایوب اشعردے، مینگورہ سٹی کے میئر شاہد علی خان اور دیگر نے خطاب کیا۔ انہوں نے لوگوں کی ہمت کی تعریف کی اور حکام پر زور دیا کہ وہ ہر شہری کی حفاظت کریں۔ سوات کے لوگ امن پسند، باشعور اور محب وطن ہیں،" ڈاکٹر امجد علی خان نے ضلع بھر میں حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے فوری کارروائی کی اپیل کی۔ ایک مقرر نے کہا کہ دہشت گردی اور لاقانونیت سوات کے لوگوں کے لیے ناقابل برداشت ہے۔" ایکسپریس ٹریبیون کی رپورٹ کے مطابق، احتجاج میں پارلیمنٹرین، منتخب نمائندوں، کمیونٹی کے عمائدین، اور سول سوسائٹی کے اراکین سمیت وسیع پیمانے پر شرکت کی گئی۔ مظاہرین نے اس بات پر زور دیا کہ مظاہرے نے سیاسی تقسیم سے بالاتر ہوکر ایک اجتماعی محاذ پیش کیا جو عدم استحکام کی کسی بھی کوشش کو ناکام بنانے کے لیے پرعزم ہے۔

شیخ القوم حضرت مولانا غلام محمد کی علمی واخلاقی خدمات

(۴۳ ویں عرس مبارک کی مناسبت سے خصوصی تحریر)

باسنی: ضلع ناگور شریف (راجستھان) کا ایک معروف ومشہور قصبہ ہے جہاں کا ہر گھر علم کے نور سے منور ہے، ہر مسجد، ہر مدرسہ نمازیوں اور بچوں سے آباد نظر آتا ہے۔ کیوں کہ یہاں ہر عہد میں قوم وملت کی صحیح طور پر رہنمائی کرنے والے علمائے اہل سنت موجود رہے ہیں۔ انھیں نامور اور ممتاز علما وائمہ میں شیخ القوم، رہبر دین وملت حضرت علامہ مولانا الشاہ غلام محمد صاحب علیہ الرحمہ (وصال ۲۸ ربیع الاول ۱۴۰۴ھ/ ۳ جنوری ۱۹۸۴) بھی ایک ہیں۔ جنہوں نے قصبہ کے اندر تعلیمی واخلاقی میدان میں زبردست کارنامہ انجام دیا اور دین وسنیت کا جھنڈا بلند کیا۔ قوم کے اندر سے غلط رسومات کا خاتمہ کیا، میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذریعہ عشق رسول کی تحریک کو عام فرمایا۔ **امام جامع مسجد باسنی:** آپ نے باسنی کی جامع مسجد میں پچاس سال تک امامت وخطابت کے فرائض انجام دیئے، آپ سے قبل حضرت مولانا امیر احمد بقا رحمۃ اللہ علیہ جامع مسجد کے امام وخطیب تھے، جب انھوں نے گوشہ نشینی اختیار کرلی تو گاؤں کے ذمہ داروں نے جامع مسجد کی امامت وخطابت کی ذمہ داری آپ کو سپرد فرمائی۔ پچاس سالہ دور میں بڑی پابندی کے ساتھ مسجد میں جمعہ اور عیدگاہ میں عیدین کی امامت فرمائی ،قوم وملت کو ہمیشہ اتحاد واتفاق، بھائی چارہ کا پیغام دیا، مسجد کے بہت سے امور خود اپنے ہاتھ سے انجام دیتے، مہمان علما واہل مجلس کی چائے وپان سے مہمان نوازی کرتے تھے، اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے، سب کو "آپ" کہہ کر پکارتے، کبھی کسی کو "تو اور تیرا" نہیں کہتے تھے۔ بڑے آدمی تھے، اخلاقی خوبیوں سے مزین تھے۔ آپ بڑے سادہ مزاج، سادگی پسند عالم باعمل تھے۔ سینکڑوں ان کے شاگرد ومقتدی تھے مگر ہر ایک کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آتے تھے۔ **خطیب وواعظ:** آپ نے اپنے دل نشیں اور شیریں واعظ وبیان سے قوم وملت کو پچاس سال تک سیراب کیا ہے۔ قرآن وحدیث اور مستند واقعات وحکایات کی روشنی میں سیدھے سادے الفاظ میں خطاب فرمایا کرتے، جوان کا بیان سنتا محظوظ ہوتا، علامہ عبدالرحمٰن جامی، شیخ سعدی شیرازی، مولانا جلال الدین رومی کے اشعار اکثر دوران خطاب پیش فرماتے تھے، دوران بیان بطور عاجزی بار بار فرماتے تھے: "میں کیا کہہ سکتا ہوں، میری کیا اوقات ،میری کیا مجال کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ثنا بیان کروں، بس وہی کہہ دیتا ہوں جو شیخ سعدی، علامہ جامی، مولانا رومی نے فرمایا ہے"۔ یہ شعر زبان زد رہتا تھا: لایمکن الثناء کما کان حقہ، بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر: **مبلغ دین متین:** شیخ القوم علیہ الرحمہ نے اپنی پوری زندگی درس وتدریس، دعوت وتبلیغ میں گزاری، فرائض وسنن وواجبات تو بڑی بات؛ مستحبات پر بھی مضبوطی کے ساتھ عمل کرتے تھے، بغیر عذر شرعی کے انھوں نے کبھی مسجد کی حاضری اور جماعت ترک نہیں فرمائی۔ آج قوم مسلم میں جماعت کی قدر واہمیت دن بدن گھٹتی جارہی ہے، مسلمان جماعت والی نماز کی اتنی قدر نہیں کرتے جتنی ہونی چاہئے، پہلے ایسا ماحول نہیں تھا، لوگوں میں دین داری اور دین پروری کا جذبہ تھا۔ بے نمازی سے بات چیت نہیں کرتے تھے، اسے اپنے ساتھ بٹھانا پسند نہیں کرتے تھے، ایسا جذبہ خود ہمارے گاؤں میں پایا جاتا تھا۔ "فتاویٰ رضویہ جلد چہارم" میں اس تعلق سے مفصل فتویٰ موجود ہے، جس میں ہمارے گاؤں کے حالات مرقوم ہیں جنہیں پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ لوگوں میں ہمارے یہاں شروع سے ہی دین داری اور دین پروری کا جذبہ موجود تھا۔ **باصلاحیت مدرس:** شیخ القوم علیہ الرحمہ کا تعلیمی وتدریسی دور بڑا طویل رہا ہے، آپ نے گاؤں کے مرکزی مدرسہ ام المدارس مدرسہ اسلامیہ رحمانیہ میں تقریباً پچاس سال تک پڑھایا، حدیث وفقہ وتفسیر، اور عربی، فارسی کے آپ باصلاحیت اور جید عالم دین تھے۔ والد صاحب فرماتے ہیں: "آپ کو پڑھانے بڑا شوق تھا، مجھے وصال سے تین روز قبل تک حدیث شریف کا درس دیا" [تذکرہ علمائے باسنی، ص:۲۰]۔ والد ماجد، مفتی اعظم باسنی حضرت مولانا مفتی ولی محمد صاحب رضوی لکھتے ہیں: "استاذ گرامی ایک طرف جہاں درس نظامی کے بڑے استاذ تھے ساتھ ہی فارسی ادب پر بھی آپ کو کافی عبور حاصل تھا۔ آج جب کہ عربی مدارس میں گلستاں، بوستاں کے چند ابواب ہی پڑھائے جاتے ہیں جن سے طلبہ کو پورے طور پر عبور حاصل نہیں ہو پاتا ہے، مگر حضرت ان دونوں کتب کے پورے ابواب مع دیباچہ کے پڑھاتے تھے۔ اس کے ساتھ ہی باذوق طلبہ کو یوسف زلیخا، سکندر نامہ، انوار سہیلی، بہار دانش، اخلاق محسنی، مفتاح الصلوٰۃ، جیسی اہم کتابیں بھی پڑھایا کرتے تھے" [تذکرہ علمائے باسنی، سنی تبلیغی جماعت باسنی، ۲۰۱۴، ص:۱۹]۔ آج سے سو سال قبل گلستاں، بوستاں، اخلاق محسنی جیسی کتابیں مدرسہ ہذا میں پڑھائی جاتی تھیں، یہ بھی سنا گیا کہ حضرت ترنم کے ساتھ والہانہ انداز میں مذکورہ کتابیں پڑھایا کرتے تھے، جب آپ گلستاں، بوستاں پڑھایا کرتے تو کئی حضرات آپ کے درس کو سننے کے لئے آیا کرتے ،اور باہر بیٹھے ہوئے حضرات کہتے" **چپ ہوجاؤ، ابھی مولانا غلام محمد صاحب فارسی کی کتاب پڑھا رہے ہیں**"، اس قدر لوگوں میں علمی ودینی جذبہ موجزن تھا۔ اسی مدرسہ میں درس نظامی بھی پڑھایا جاتا تھا، فاضل جلیل حضرت مولانا لئیق احمد نعیمی، خلیفہ اعلیٰ حضرت، مفتی شمس الدین صاحب رضوی، جیسے قابل علمانے یہاں درس نظامی شروع کیا، ان کی درسگاہ سے شیخ القوم جیسے جید علما تیار ہوئے، جنہوں نے پوری زندگی دین متین، قوم وملت کے خدمت کی، اور سنیت کے چمن کو چمکایا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی قبر پر انوار وتجلیات کی بارش فرمائے اور آپ کے درجات بلند فرمائے، آپ کے نامور شاگرد رشید، میرے والد گرامی، مفتی اعظم باسنی حضرت مولانا مفتی ولی محمد صاحب قبلہ رضوی جو آپ کی علمی امانتوں کے امین ہیں، کو صحت وسلامتی، ہمت وتوانائی عطا فرمائے۔ آمین۔

بیڑ میں تعلیمی سروے اور اساتذہ کا اہم اجلاس

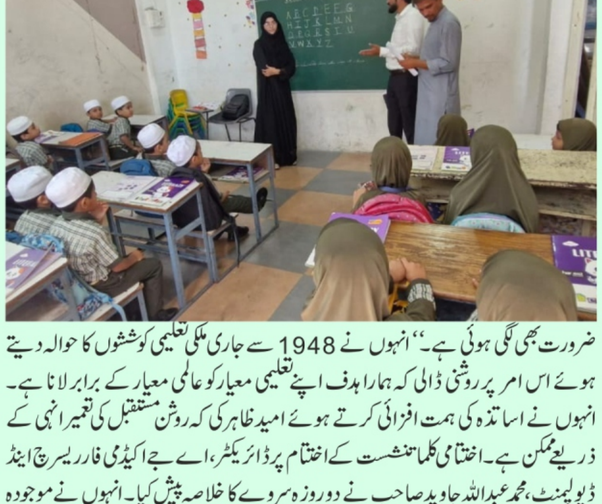

بیڑ: تعلیمی سروے اور اساتذہ کا اہم اجلاسحضرت منصور شاہ ولی گروپ آف اسکولز بیڑ کے زیرِ اہتمام اساتذہ کا خصوصی پروگرام ایم ایس انگلش میڈیم اسکول فلک نما بیڑ میں نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ اس نشست میں تعلیمی معیار، اساتذہ کی ذمہ داریاں، اور عصرِ حاضر کے علمی وفکری تقاضوں پر نہایت سنجیدہ اور بصیرت افروز گفتگو ہوئی۔ افتتاحی کلماتپروگرام کا آغاز ایم ایس انگلش میڈیم اسکول بیڑ کے پرنسپل رئیس احمد خان صاحب کے افتتاحی کلمات سے ہوا۔ انہوں نے دوروزہ جائزہ وتجزیہ کے لئے آنے والی ٹیم کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور اجلاس کے مقاصد کو نہایت جامع انداز میں واضح کیا۔ قرآنی رہنمائی اور اساتذہ کا مقاماس کے بعد جائزہ ٹیم کے رکن عبدالصمد صاحب نے خطاب کیا۔ انہوں نے قرآن وسنت کی روشنی میں اساتذہ کے مقام ومرتبہ اور ان کی عظیم ذمہ داریوں پر گفتگو کی۔ ان کے بیان نے شرکاء کو اس حقیقت کی طرف متوجہ کیا کہ استاد محض ایک پیشہ ور فرد نہیں بلکہ نسلوں کے معمار اور سماج کی فکری واخلاقی بنیادوں کے نگہبان ہیں۔ تعلیمی تجزیہ اور والدین کا کردارٹیم کے ایک اور رکن محمد ہارون صاحب نے تین اسکولوں کے دوروزہ جائزہ رپورٹ کا مختصر خاکہ پیش کیا۔ انہوں نے اساتذہ کی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا اور مزید بہتری کی ترغیب دیتے ہوئے والدین وسرپرستوں کے فعال تعاون کی ضرورت پر زور دیا۔ ان کے مطابق کسی بھی ادارے کی کامیابی کے لئے گھر اور اسکول کے باہمی ربط کو کلیدی حیثیت حاصل ہے۔ صدرِ ادارہ کا جامع خطابایم ایس ادارہ جات کے صدر محمد ابراہیم انوری صاحب نے اپنی بصیرت افروز گفتگو میں کہا کہ "زندگی کے ساتھ تعلیمی ضرورت بھی لگی ہوئی ہے۔" انہوں نے 1948 سے جاری ملکی تعلیمی کوششوں کا حوالہ دیتے ہوئے اس امر پر روشنی ڈالی کہ ہمارا ہدف اپنے تعلیمی معیار کو عالمی معیار کے برابر لانا ہے۔ انہوں نے اساتذہ کی ہمت افزائی کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ روشن مستقبل کی تعمیر انہی کے ذریعے ممکن ہے۔ اختتامی کلماتنشست کے اختتام پر ڈائریکٹر، اے جے اکیڈمی فار ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ، محمد عبداللہ جاوید صاحب نے دوروزہ سروے کا خلاصہ پیش کیا۔ انہوں نے موجودہ نسل کی تعلیمی اور نفسیاتی ضروریات پر روشنی ڈالی اور کہا کہ آج کے طلبہ میں توجہ مرکوز رکھنے کی صلاحیت کم ہوتی جارہی ہے، لہٰذا تدریس کو زیادہ بامقصد اور متنوع بنانا ناگزیر ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ طلبہ میں تنقیدی وتخلیقی سوچ کو فروغ دیا جائے تاکہ وہ کوانٹم سائنس اور عصرِ حاضر کی سائنسی ترقیات کا سامنا کرنے کے قابل بن سکیں۔ انہوں نے اساتذہ کو چار بنیادی نکات کی طرف متوجہ کیا: 1۔ تدریسی عمل میں مختلف سرگرمیوں کو شامل کیا جائے۔ 2۔ ہر استاذہ کی انفرادی کارکردگی کا باقاعدہ جائزہ لیا جائے۔ 3۔ اساتذہ باہمی طور پر سیکھنے اور سکھانے کا ماحول پیدا کریں، ورنہ طلبہ میں بھی یہ جذبہ پروان نہیں چڑھ سکتا۔ 4۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہی کا احساس ہمیشہ دلوں میں زندہ رکھا جائے، کیونکہ یہ ذمہ داری محض ملازمت نہیں بلکہ ایک دینی امانت ہے۔ اختتامی کلمات کے بعد اساتذہ نے نہایت دلچسپی کے ساتھ سوالات کئے جن کا تسلی بخش جواب دیا گیا۔ پروگرام میں بیڑ اور اطراف کے علاقہ کے ایم ایس اسکول وڈونی، ایم ایس اسکول شاہونگر اور ایم ایس انگلش میڈیم اسکول فلک نما کے پرنسپلز، اساتذہ کرام کے علاوہ محمد اسلم انوری صاحب نے بھی شرکت کی۔ یہ نشست اس بات کی غماز تھی کہ ادارہ نہ صرف اپنے تعلیمی معیار کے تسلسل کے لئے سنجیدہ ہے بلکہ اس کے اساتذہ اور منتظمین نئی نسل کی علمی وفکری تربیت کو ایک مقدس ذمہ داری سمجھتے ہیں۔

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR - E - SIASAT
تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

ہندوستان جیسے وسیع ملک کے مستقبل کو دوسروں پر انحصار پر نہیں چھوڑا جاسکتا: مودی

وزیراعظم نریندر مودی نے گجرات کے بھاؤ نگر میں "سمندر سے خوشحالی" کے موضوع پر ایک پروگرام سے خطاب کیا

بھاؤ نگر (گجرات)، 20 ستمبر (یو این آئی) وزیراعظم نریندر مودی نے ہفتہ کو کہا کہ ہندوستان جیسے وسیع ملک کا مستقبل دوسروں پر نہیں چھوڑا جاسکتا، انہوں نے دوسرے ممالک پر انحصار کو ملک کا سب سے بڑا دشمن اور عزت نفس پر کاری ضرب قرار دیا۔ اپنی آبائی ریاست گجرات کے بھاؤ نگر میں "سمندر سے خوشحالی" کے موضوع پر ایک پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر مودی نے یہ بھی کہا کہ بیرونی ممالک پر انحصار کی وجہ سے ہندوستان آج ہر سال دیگر ممالک کو شپنگ چارجز کی مد میں 75 بلین ڈالر (6 لاکھ کروڑ روپے) ادا کرتا ہے، جو کہ ملک کے دفاعی بجٹ کے تقریباً برابر ہے۔ اس موقع پر اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آج ہندوستان عالمی بھائی چارے کے جذبے کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہے، دنیا میں ہمارا کوئی بڑا دشمن نہیں ہے، حقیقی معنوں میں اگر ہمارا کوئی دشمن ہے تو وہ دوسرے ممالک پر ہمارا انحصار ہے اور ہمیں مل کر ہندوستان کے اس دشمن، انحصار کے دشمن کو شکست دینا ہوگی۔ مسٹر مودی نے یہ بیان ایک ایسے وقت میں دیا جب عالمی سطح پر جغرافیائی سیاسی عدم استحکام بڑھ رہا ہے اور دنیا تحفظ پسندی اور من مانی اقتصادی پابندیوں کے چکر میں پھنس رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ "اگر ہم دوسروں پر انحصار کرتے رہے تو ہماری عزت نفس مجروح ہوگی۔ ہم 1.4 بلین شہریوں کا مستقبل دوسروں پر نہیں چھوڑ سکتے۔ ہم ملک کی ترقی کے عزم کو دوسروں کے انحصار پر نہیں چھوڑ سکتے۔ ہم آنے والی نسلوں کے مستقبل کو داؤ پر نہیں لگا سکتے۔" قابل ذکر ہے کہ امریکہ کے ساتھ تجارتی کشیدگی کے درمیان مسٹر مودی مسلسل ملک سے سودیشی اور خود انحصاری کو ایک مشن کے طور پر اپنانے کی اپیل کر رہے ہیں۔ آج انہوں نے غیر ملکی انحصار کو ناکامی کا ذریعہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ دوسرے ممالک پر جتنا زیادہ انحصار ہوگا، ناکامی اتنی ہی زیادہ ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ دنیا میں امن، استحکام اور خوشحالی کے لیے دنیا کی سب سے بڑی آبادی والے ملک کو خود انحصار کرنا ہوگا۔ ایک گجراتی کہاوت کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ "100 مصیبتوں کا ایک ہی علاج ہے اور وہ ہے خود انحصار ہندوستان"۔ اس کے لیے ہمیں چیلنجوں کا سامنا کرنا ہوگا... اب ہندوستان کو خود انحصار بننا چاہیے اور دنیا کے سامنے مضبوط کھڑا ہونا چاہیے۔" انہوں نے ملک کی موجودہ صورتحال کے لیے کانگریس کی طویل حکومت کی پالیسیوں کو بھی ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے کہا کہ آزادی کے بعد کانگریس نے ہندوستان کی

تمام صلاحیتوں کو نظرانداز کیا۔ پہلی چھ سات دہائیوں تک ہندوستان وہ کامیابی حاصل کرنے میں ناکام رہا جس کا وہ حقدار تھا۔ لائسنس کوٹہ راج نے ہندوستان کو عالمی منڈی سے الگ تھلگ کر دیا اور جب عالمگیریت کا دور آیا تو صرف درآمدات کو اپنایا گیا اور اس میں بھی ہزاروں کروڑ روپے کے گھپلے کیے گئے۔ ان پالیسیوں نے ہندوستان کی حقیقی طاقت کو ظاہر ہونے سے روک دیا۔ مسٹر مودی نے کہا کہ سولر سیکٹر میں ہندوستان اب مقررہ وقت سے چار سے پانچ سال پہلے اپنے اہداف حاصل کر رہا ہے۔ پورٹ لیڈ ڈیولپمنٹ کو لے کر بھی 11 سال پہلے جو اہداف ہم نے مقرر کیے تھے، ہندوستان اس میں زبردست کامیابی حاصل کر رہا ہے۔ وزیراعظم نے کہا، "ہم ملک میں بڑے بڑے بحری جہازوں کے لئے بڑے پورٹس بنارہے ہیں، ساگر مالا جیسی اسکیموں سے پورٹ کنیکٹیوٹی کو بڑھا رہے ہیں۔ ہندوستان نے گزشتہ 11 سال میں اپنی بندرگاہ کی گنجائش کو دوگنا کر دیا ہے۔ 2014 سے پہلے، ہندوستان میں شپ ٹرن اراؤنڈ ٹائم اوسطاً دو دن ہوتا تھا۔ اب آج، ہندوستان میں شپ ٹرن اراؤنڈ وقت ایک دن سے بھی کم ہوگیا ہے۔ ہم ملک میں نئے اور بڑے پورٹس بھی بنارہے ہیں۔" حال ہی میں کیرالہ میں، ملک کا پہلا ڈیپ واٹر کنٹینر ٹرانس شپمنٹ پورٹ شروع کیا ہے۔ 000,75 کروڑ سے زیادہ کی لاگت سے مہاراشٹر میں واڈھون پورٹ بن رہا ہے۔ یہ دنیا کے ٹاپ ٹین پورٹس میں سے ایک ہوگا۔ آج سمندری راستے سے ہونے والی تجارت میں ہندوستان کا حصہ صرف 10 فیصد ہے۔ ہمیں اسے بڑھانا ہے، ہم 2047 تک، دنیا کی سمندری تجارت میں اپنی حصہ داری کو تقریباً تین گنا تک بڑھانا چاہتے ہیں اور یہ ہم کر کے دکھائیں گے۔ وزیراعظم نے کہا کہ جیسے جیسے سمندری تجارت میں توسیع ہو رہی ہے، ہندوستانی ملاحوں کی تعداد بھی بڑھ رہی ہے۔ انہوں نے ان پیشہ ور افراد کو محنتی افراد کے طور پر بیان کیا جو جہاز چلاتے ہیں، انجنوں اور مشینری کا انتظام کرتے ہیں اور سمندر میں لوڈنگ اور ان لوڈنگ کی کارروائیوں کی نگرانی کرتے ہیں۔ ایک دہائی قبل ہندوستان میں 25.1 لاکھ سے بھی کم ملاح تھے۔ آج یہ تعداد تین لاکھ سے تجاوز کر گئی ہے۔ مسٹر مودی نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ ہندوستان اب سب سے زیادہ تعداد میں ملاحوں کی فراہمی میں عالمی سطح پر سرفہرست تین ممالک میں شامل ہے اور مزید کہا کہ ہندوستان کی بڑھتی ہوئی جہاز سازی کی صنعت عالمی صلاحیتوں کو بھی مضبوط کر رہی ہے۔ اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ ہندوستان کے پاس ایک بھرپور سمندری ورثہ ہے، جس کی علامت اس کے ماہی گیر اور قدیم بندرگاہی شہر ہیں، مسٹر مودی نے کہا کہ بھاؤ نگر اور سوراشٹر کا خطہ اس وراثت کی نمایاں مثالیں ہیں۔ وزیراعظم نے آنے والی نسلوں اور دنیا کے لیے اس ورثے کے تحفظ اور نمائش کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے اعلان کیا کہ لوتھل میں ایک عالمی معیار کا سمندری میوزیم تیار کیا جارہا ہے، جو اسٹیچو آف یونٹی کی طرح ہندوستان کی شناخت کی نئی علامت بن جائے گا۔ تھوڑی دیر بعد میں آج وہاں بھی جارہا ہوں۔ وزیراعظم نے کہا کہ ہندوستان کے ساحلی علاقے قومی خوشحالی کے دروازے بن جائیں گے اور انہوں نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ گجرات کی ساحلی پٹی ایک بار پھر اس خطے کے لیے ایک نعمت ثابت ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ پورا علاقہ اب ملک میں بندرگاہ پر مبنی ترقی کے لیے ایک نیا معیار قائم کر رہا ہے۔ ہندوستان میں سمندری راستوں کے ذریعے پہنچنے والے کارگو کا 40 فیصد گجرات کی بندرگاہوں کے ذریعے سنبھالا جاتا ہے اور ان بندرگاہوں کو جلد ہی ڈیڈیکیٹڈ فریٹ کوریڈور سے فائدہ ہوگا، جس سے ملک کے دیگر حصوں میں سامان کی تیزی سے نقل و حرکت اور بندرگاہ کی کارکردگی میں مزید اضافہ ہوگا۔ مسٹر مودی نے کہا کہ خطے میں ناقابل استعمال ہو چکے جہاز کے مواد کو پھر سے استعمال میں لانے والا ماحولیاتی نظام ابھر رہا ہے، جس کی ایک اہم مثال النگ شپ بریکنگ یارڈ ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ شعبہ نوجوانوں کے لیے روزگار کے نمایاں مواقع پیدا کر رہا ہے۔ وزیراعظم نے اس بات پر زور دیا کہ ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر کے لیے تمام شعبوں میں تیزی سے ترقی کی ضرورت ہے۔ انہوں نے اس بات کا اعادہ کیا کہ ترقی یافتہ ہندوستان کا راستہ خود کفالت سے گزرتا ہے۔ انہوں نے شہریوں پر زور دیا کہ وہ یاد رکھیں کہ جو کچھ بھی وہ خریدتے ہیں وہ دیسی ساختہ ہونا چاہیے اور جو کچھ بھی وہ فروخت کرتے ہیں وہ بھی دیسی ساختہ ہو۔ دکانداروں سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر مودی نے ان کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ اپنی دکانوں پر پوسٹر لگائیں جن پر لکھا ہو: "فخر سے کہو، یہ سودیشی ہے"۔ انہوں نے یہ کہتے ہوئے اپنی بات ختم کی کہ یہ اجتماعی کوشش ہر تہوار کو ہندوستان کی خوشحالی کے جشن میں تبدیل کر دے گی۔ اسی جذبے کے ساتھ ہی سب کو نوراتری کی نیک خواہشات۔

مگ 21 چھ دہائیوں پر محیط بہادری کی میراث چھوڑ دے گا

نئی دہلی، 20 ستمبر (یو این آئی) فضائیہ مگ-21، یا میکویان-گورووچ-21، لڑاکا طیارے کو الوداع کرے گی، جو چھ دہائیوں سے زیادہ عرصے سے ہندوستان کی فضائی سرحدوں کا نگہبان رہا ہے اور اس نے 1965 کی جنگ کے بعد تمام بڑے اور چھوٹے فوجی آپریشنز میں اپنی بہادری کی مثال پیش کی ہے۔ مگ-21، جو گزشتہ ایک دہائی سے ہندوستانی فضائیہ کی ریڑھ کی ہڈی اور اس کے لڑاکا بیڑے کا فخر رہا ہے، فوجی ہوابازی میں ایسی شجاعت اور بہادری کا ورثہ چھوڑے گا جسے فراموش کرنا ناممکن ہوگا۔ اپنی طاقت، چستی اور درست حملوں کے ساتھ مگ-21 نے ہندوستانی فضائیہ کی صلاحیت اور طاقت میں ایک نئی جہت کا اضافہ کیا ہے۔ ہفتہ کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں فضائیہ نے 26 ستمبر کو اپنے بیڑے سے مگ-21 لڑاکا طیارے کے ریٹائرمنٹ کا اعلان کیا۔ فضائیہ نے کہا کہ اس لڑاکا طیارے نے اپنی طاقت اور بہادری سے قوم کا سر فخر سے بلند کیا ہے۔ فضائیہ نے پوسٹ میں کہا کہ "مگ-21 - چھ دہائیوں کی خدمت، ہمت کی ان گنت کہانیاں، ایک جنگی عقاب جس نے قوم کے فخر کو آسمانوں تک پہنچایا۔" مگ-21 کو چنڈی گڑھ ایئربیس پر الوداع کیا جائے گا اور اس کی جگہ تیجس مارک-1 اے لے گا، جو مقامی طور پر تیار کیا گیا ہلکا لڑاکا ہوائی جہاز ہے، جسے ایئرفورس کی نئی طاقت کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ مگ 21 طیارے کا پہلا اسکواڈرن چنڈی گڑھ میں تشکیل دیا گیا تھا اور اسے "پہلا سپرسونکس" کا نام دیا گیا تھا۔

وزیراعلیٰ دھامی کا قدرتی آفات زدہ علاقوں کا دورہ، متاثرین کو تعاون اور ہر ممکن مدد کا وعدہ

چمولی، 20 ستمبر (یو این آئی) اتراکھنڈ کے آفت زدہ ضلع چمولی کے نندن نگر علاقے میں ہفتہ کے روز وزیراعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے قدرتی آفات سے ہوئے نقصان کا جائزہ لیا اور متاثرین سے ملاقات کر کے ان کی خیریت دریافت کی اور ہر ممکن مدد کی یقین دہانی کرائی۔ مسٹر دھامی نے کہا کہ اس مشکل گھڑی میں حکومت پوری طرح متاثرہ خاندانوں کے ساتھ کھڑی ہے۔

اس موقع پر انہوں نے راحت کاری کے کاموں کا معائنہ کرتے ہوئے افسران کو ہدایت دی کہ متاثرہ علاقوں میں ہوئے نقصان کا تفصیلی تخمینہ فوری طور پر تیار کیا جائے۔ ساتھ ہی انہوں نے جاں بحق افراد کے لواحقین کو پانچ پانچ لاکھ روپے کی مالی امداد کے چیک بھی تقسیم کیے۔ وزیراعلیٰ نے افسران کو ہدایت دی کہ عام زندگی کو جلد از جلد معمول پر لانے کے لیے بنیادی سہولیات اور راحت کے کام پوری تیز رفتاری اور مستعدی کے ساتھ انجام دیے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ متاثرہ علاقوں میں بجلی اور پینے کے پانی کی فراہمی اور تمام علاقوں میں سڑک رابطے کی بحالی کو اولین ترجیح دی جائے۔ اس دوران ضلع مجسٹریٹ چمولی سندیپ تیواری نے آفت سے ہوئے نقصان اور راحت و بچاؤ کارروائیوں کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ اب تک 12 زخمیوں کو ہیلی کاپٹر کے ذریعے اسپتالوں میں ریفر کیا گیا ہے، جن میں سے ایک کو ایمس رشی کیش اور 11 کو میڈیکل کالج سری نگر بھیجا گیا ہے۔ ضلع مجسٹریٹ نے مزید بتایا کہ کنتری لگا پھالی، سرپانی، دھرما، سیرا اور موکھ میں تقریباً 45 مکانات مکمل طور پر تباہ ہو گئے ہیں۔

پانچ ریاستوں میں داعش کے دہشت گرد ماڈیول کے بارود گھر اور بھرتی 'کیمپ' کا انکشاف

نئی دہلی، 20 ستمبر (یو این آئی) دہلی پولیس کے خصوصی سیل کے ذریعہ حال ہی میں پکڑے گئے آئی ایس آئی ایس کے دہشت گرد ماڈیول کی تحقیقات میں کئی سنسنی خیز انکشافات ہوئے ہیں۔ ابتدائی گرفتاریوں اور پانچ دہشت گردوں سے وسیع تر پوچھ گچھ کی بنیاد پر پولیس ٹیموں نے جھارکھنڈ، مہاراشٹر، تلنگانہ، مدھیہ پردیش اور بنگلورو میں کئی مقامات پر چھاپے مارے۔ دہلی پولیس کے ایک سینئر افسر نے برآمد شدہ مقامات کو آئی ایس آئی ایس کے بھرتی کیمپ اور دھماکہ خیز مواد کی فیکٹریوں کے طور پر بیان کیا۔ ان مقامات سے برآمد ہونے والے کیمیکل، ہتھیار، لیپ ٹاپ اور خفیہ دستاویزات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ گینگ صرف سازش ہی نہیں کر رہا تھا بلکہ بڑے پیمانے پر حملوں کی تیاری بھی کر رہا تھا۔ تحقیقات میں سب سے بڑا انکشاف جھارکھنڈ کی راجدھانی رانچی سے ہوا ہے۔ اشہر عرف دانش نامی دہشت گرد 2024 سے تبرک لاج میں کرایہ دار کے طور پر رہ رہا تھا۔ جب وہ ایس ایس سی امتحان کی تیاری کرنے والا طالب علم دکھائی دے رہا تھا، پولیس کو پتہ چلا کہ اس کا کمرہ دھماکہ خیز مواد بنانے کا مرکز بن گیا ہے۔ چھاپے کے دوران پولیس نے ایک کلوگرام پوٹاشیم نائٹریٹ سمیت کئی خطرناک کیمیکل، بم بنانے کا سامان اور خفیہ دستاویزات برآمد کیں۔ پولیس حکام نے بتایا کہ دانش بم بنانے کا ماہر تھا۔ اس نے سونا ریکھا ندی کے کنارے جا کر اپنے بنائے ہوئے دھماکہ خیز مواد کی جانچ کرنے کا اعتراف کیا۔ وہ ان کی طاقت کو جانچنے کے لیے دھماکہ کرتا تھا اور پھر ثبوت کو تباہ کرنے کے لیے انہیں دریا میں پھینک دیتا تھا۔ اسپیشل سیل کی تحقیقات میں انکشاف ہوا کہ دانش کا پاکستان میں اپنے ہینڈلر سے براہ راست تعلق تھا۔ اس نے انٹرنیٹ کے ذریعے بم اور دھماکہ خیز مواد بنانے کی "کلاسیں" فراہم کیں۔ اس گینگ نے نوجوانوں کو بھرتی کرنے، فنڈز اکٹھا کرنے اور دہشت گردی کے منصوبوں کا اشتراک کرنے کے لیے خفیہ پیغام رسانی کی سروس پر "انٹرن انٹرویو-بزنس آئیڈیاز" کے نام سے ایک گروپ بھی بنایا تھا۔ تفتیش کے دوران انکشاف ہوا کہ دانش نے ٹی اے ٹی پی جیسے خطرناک بم آن لائن بنانا سیکھا اور ان کی تصاویر اپنے ساتھیوں کو بھیجیں۔ یہاں تک کہ اس نے آن لائن فورمز سے چاقو اور کیمیکل بھی خریدے۔ تفتیشی حکام کا کہنا ہے کہ پاکستان میں مقیم ایک ہینڈلر کی ہدایت پر وہ ہندوستان میں "خلافت" قائم کرنے اور غزوہ ہند" کے بینر تلے جہاد کرنے کی سازش کر رہے تھے۔ ان کا مقصد ہندوستان میں بڑے حملے کرنا تھا۔ ان کا ہدف بھارتیہ جنتا پارٹی اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کے سرکردہ رہنما تھے۔ مزید برآں، کچھ ممتاز مذہبی مقامات اور وی آئی پی بھی ان کی ہٹ لسٹ پر تھے۔ کچھ دن پہلے دہلی پولیس نے پانچ دہشت گردوں اشہر عرف دانش، آفتاب قریشی، سفیان ابوبکر خان، محمد حذیف یمان اور کامران قریشی کو گرفتار کیا تھا۔ ان سے پوچھ گچھ کے بعد مذکورہ مقامات پر چھاپے مارے گئے، جن سے دھماکہ خیز مواد، لیپ ٹاپ، موبائل فون، اسلحہ اور متعدد ڈیجیٹل دستاویزات برآمد ہوئیں۔ اسپیشل سیل کے ایک سینئر اہلکار نے بتایا کہ چھاپوں سے یہ واضح ہوگیا ہے کہ یہ کوئی عام گینگ نہیں تھا۔ وہ ایک بڑے حملے کے لیے پوری طرح تیار تھے۔ برآمد شدہ ڈیجیٹل ڈیٹا کی جانچ کی جا رہی ہے، اور نیٹ ورک سے جڑے دیگر افراد کی تلاش جاری ہے۔" یہ معاملہ سیکورٹی اداروں کے لیے ایک بڑا انتباہ ہے۔ دہشت گرد اب سرحد پار سے دراندازی تک محدود نہیں رہے۔ وہ سوشل میڈیا اور خفیہ فورمز کے ذریعے نوجوانوں کو راغب کر رہے ہیں۔ چھوٹے کرائے کے کمرے اب بارود کے گھر" بن رہے ہیں، ان سے نمٹنے کے لیے ایک نئی حکمت عملی کی ضرورت ہے۔

مسلمانوں کو غدار کہنا آئین کی توہین ہے، گری راج سنگھ کے بیان پر ابوعاصم اعظمی کا سخت ردعمل

ممبئی، 20 ستمبر (یو این آئی) مرکزی وزیر گری راج سنگھ کا یہ کہنا کہ "مسلمان غدار ہیں، وہ سرکاری فلاحی اسکیموں کا فائدہ اٹھاتے ہیں مگر بی جے پی کو ووٹ نہیں دیتے" نہایت ہی قابلِ مذمت، اشتعال انگیز اور ملک کے آئین پر سیدھا حملہ ہے۔ ممبر اسمبلی ابوعاصم اعظمی نے اس بیان کی سخت لہجے میں سرزنش کرتے ہوئے کہا کہ یہ سوچ دراصل بی جے پی اور آر ایس ایس کی تنگ نظر ذہنیت کو ظاہر کرتی ہے کہ وہ سرکاری اسکیموں کو اپنی پارٹی کی خیرات سمجھتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ اسکیمیں عوام کے ٹیکس سے چلتی ہیں، اور ان پر ہر ہندوستانی شہری کا برابر حق ہے، چاہے وہ کسی بھی مذہب یا برادری سے تعلق رکھتا ہو۔ یاد رہے سرکاری اسکیموں سے فائدہ اٹھانے والے پر لازم نہیں کہ وہ بی جے پی کو ہی ووٹ دیں۔ ایک پریس ریلیز میں انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو "غدار" کہنا صرف ایک فرقے کی نہیں بلکہ اس ملک کی آزادی، ترقی اور قربانیوں کی تاریخ کی توہین ہے۔ ہندوستان کی آزادی کی لڑائی میں لاکھوں

مسلمانوں نے اپنی جانیں نچھاور کیں۔ ٹیپو سلطان، بہادر شاہ ظفر، اشفاق اللہ خان، مولانا ابوالکلام آزاد اور بے شمار جید علماء کرام کے نام آج بھی تاریخ کے اوراق پر ثبت ہیں، جنہوں نے اپنی جان اور عزت قربان کر کے اس ملک کو غلامی سے نجات دلانے میں بڑا کردار ادا کیا۔ ابوعاصم اعظمی نے تاریخ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ آزادی کے بعد بھی مسلمانوں نے سائنس، تعلیم، کھیل، سیاست اور آرٹ سمیت ہر میدان میں ملک کا نام روشن کیا ہے۔ فوج کے جوانوں سے لے کر کسانوں اور مزدوروں تک، مسلمان آج بھی اپنی محنت اور وفاداری سے ہندوستان کی بنیادوں کو مضبوط کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گری راج سنگھ جیسے وزراء کے بیانات اس حقیقت کو نہیں بدل سکتے کہ مسلمان اس ملک کے وفادار، محب وطن اور اس کی ترقی کے لئے ہمیشہ قربانیاں دیتے آئے ہیں اور دیتے رہیں گے۔ ابوعاصم اعظمی نے مزید کہا کہ میں وزیراعظم سے پرزور مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ اس بیان پر فوری کارروائی کریں اور گری راج سنگھ کو ان کے عہدے سے برطرف کریں۔ اگر ایسا نہیں ہوتا تو یہ مانا جائے گا کہ یہ صرف گری راج سنگھ کا نہیں بلکہ بی جے پی کی سرکاری پالیسی اور سوچ ہے۔ انہوں نے آخر میں کہا کہ واضح رہے، مسلمان کسی کے رحم و کرم پر نہیں بلکہ آئینِ ہند کی طاقت پر جیتے ہیں۔ ہم اس ملک کے برابر کے شہری تھے، ہیں اور رہیں گے۔

ممبئی-احمد آباد ہائی اسپیڈ ٹرین: گھنسولی-شیلفاٹا سرنگ کی تعمیر مکمل، وزیر ریلوے نے پروجیکٹ ملازمین کی حوصلہ افزائی کی

ممبئی، 20 ستمبر (ہ س)۔ ممبئی-احمد آباد ہائی اسپیڈ ٹرین پروجیکٹ کے تحت گھنسولی اور شلفاٹا کے درمیان 5 کلومیٹر لمبی سرنگ کی تکمیل مکمل ہو گئی ہے۔ یہ کامیابی پیچیدہ ارضیاتی حالات میں کھدائی کے کام کی تکمیل اور انجینئرنگ کے اقدامات کے کامیاب اطلاق کو ظاہر کرتی ہے، بشمول ڈرلنگ اور بلاسٹنگ، سروے کا کام، اور سپورٹ سسٹم۔ ریلوے کے وزیر اشونی ویشنو نے ممبئی میں سرنگ کی تعمیر کے کارکنوں سے ملاقات کی تاکہ اس کامیابی کے لیے ان کی تعریف کی۔ یہ این اے ٹی ایم (نیا آسٹرین ٹنلنگ میتھڈ) سرنگ تقریباً 5 کلومیٹر (4.881 میل) لمبی ہے۔ یہ بی کے سی سے شلفاٹا تک 21 کلومیٹر زیر سمندر سرنگ کا حصہ ہے، جس میں سے 7 کلومیٹر تھانے کریک کے نیچے تعمیر کیا جارہا ہے۔ اس سیکشن کے لیے این اے ٹی ایم کے ذریعے ٹنلنگ کا کام مئی 2024 میں تین سوراخوں کے ذریعے شروع ہوا۔ پہلے 2.7 کلومیٹر مسلسل ٹنل سیکشن کے لیے پہلی پیش رفت 9 جولائی 2025 میں مکمل ہوئی۔ ساولی شافٹ سے شلفاٹا میں ٹنل پورٹل تک 4.881 کلومیٹر طویل مسلسل ٹنل سیکشن اب مکمل ہو چکا ہے۔ یہ سرنگ شلفاٹا میں ایم اے ایچ ایس آر پروجیکٹ کے وایاڈکٹ حصے سے جڑے گی۔ این اے ٹی ایم سرنگ کی اندرونی کھدائی کی چوڑائی 12.6 میٹر ہے۔ باقی 16 کلومیٹر سرنگ کی تعمیر ٹنل بورنگ مشینوں کے ذریعے کی جائے گی۔ یہ سرنگ 13.1 میٹر قطر کی سنگل ٹیوب ٹنل ہوگی جس میں اوپر اور نیچے دونوں لائنوں کے لیے ڈوئل ٹریکس ہوں گے۔ بھارت کا پہلا 508 کلومیٹر ہائی سپیڈ ٹرین کوریڈور ممبئی اور احمد آباد کے درمیان بنایا جا رہا ہے۔ 508 کلومیٹر میں سے 321 کلومیٹر وایاڈکٹس اور 398 کلومیٹر پیئرز مکمل ہو چکے ہیں۔ 17 ندی پلوں اور 9 اسٹیل پلوں کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔ 206 کلومیٹر طویل راستے پر 4 لاکھ سے زیادہ شور بیریئرز لگائے گئے ہیں۔ 206 کلومیٹر ٹریک بیڈ کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔ 2000 سے زیادہ OHE ماسٹ نصب کیے گئے ہیں، جو تقریباً 48 کلومیٹر مین لائن وایاڈکٹس کا احاطہ کرتے ہیں۔ پالگھر ضلع میں 7 پہاڑی سرنگوں پر کھدائی کا کام جاری ہے۔ گجرات کے تمام اسٹیشنوں پر کام آخری مراحل میں ہے۔ تینوں ایلیویٹڈ اسٹیشنوں پر کام شروع ہو چکا ہے، اور مہاراشٹر کے ممبئی انڈرگراؤنڈ اسٹیشن پر بیس سلیب کاسٹنگ جاری ہے۔

ہندوستانی اور یونانی بحریہ نے پہلی دوطرفہ میری ٹائم مشق میں اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا

نئی دہلی، 20 ستمبر (یو این آئی) ہندوستانی اور یونانی بحریہ نے بحیرہ روم میں پہلی دو طرفہ بحری مشق میں چیلنج کرنے والے بحری حالات میں اپنی صلاحیتوں اور تدبیر کا مظاہرہ کیا۔ وزارت دفاع نے ہفتہ کو ایک بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ جمعرات کو اختتام پذیر ہونے والی یہ مشق دونوں ممالک کے درمیان بڑھتے ہوئے دفاعی تعاون میں ایک اہم سنگ میل کی نشاندہی کرتی ہے اور یہ دونوں ممالک کے درمیان بحری سلامتی کے شعبے میں بہتر ہم آہنگی کی روشن مثال ہے۔ یہ مشق دو مرحلوں میں منعقد ہوا، بندرگاہ کا مرحلہ 13 سے 17 ستمبر تک سلامیس نیول بیس پر اور سمندری مرحلہ 17 اور 18 ستمبر تک ہوا۔ مشق میں ہندوستانی بحریہ کے گائیڈڈ میزائل اسٹیلتھ فریگیٹ آئی این ایس ترکنڈ نے ہندوستان کی نمائندگی کی۔ بندرگاہ کے مرحلے کے دوران، دونوں بحری افواج کے اہلکاروں نے مختلف سرگرمیوں میں حصہ لیا۔

بہار کے وزیراعلیٰ نے مختلف اسکیموں کا افتتاح کیا، سائنس نمائشی بس کو ہری جھنڈی دکھا کر روانہ کیا

پٹنہ، 20 ستمبر (ہ س) بہار کے وزیراعلیٰ نتیش کمار نے ہفتہ کے روز تارامنڈل میں منعقدہ ایک پروگرام میں سائنس نمائش بس کو ہری جھنڈی دکھا کر ریاست کی ٹورنگ سائنس ایگزیبیشن بس سروس کا افتتاح کیا۔ وزیراعلیٰ نے ریموٹ کے ذریعے محکمہ سائنس، ٹیکنالوجی اینڈ ٹیکنیکل ایجوکیشن کے مختلف پروگراموں کا افتتاح بھی کیا۔ پروگرام کے دوران، تارامنڈل، پٹنہ میں آسٹرا پارک کی تعمیر کا آغاز کیا گیا اور ایک سووینئر سیلز سنٹر کا افتتاح کیا گیا۔ ساتھ ہی بہار کونسل آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی (بی سی ایس سی)، پٹنہ، اور بہار انجینئرنگ یونیورسٹی، پٹنہ کے مشترکہ زیر اہتمام بہار ریموٹ سینسنگ ایپلی کیشن سنٹر، پٹنہ میں سول انجینئرنگ کے شعبہ کے تحت (جیوانفارمیٹکس) پروگرام کا آغاز کیا گیا۔ آج کے پروگرام میں تارامنڈل، پٹنہ میں ٹیلیس کاپ سمیت آبزرویٹری ڈیم کی تعمیر کے لیے بہار کونسل آف سائنس اینڈ ٹکنالوجی اور نیشنل سائنس میوزیم کیمپس کے درمیان مفاہمت پر دستخط بھی ہوئے۔

ہماچل کو 2025 میں گزشتہ 118 برسوں میں مانسون سے بدترین تباہی کا سامنا

شملہ، 20 ستمبر (یو این آئی) ہماچل پردیش کو اس سال

مانسون کی بدترین تباہی کا سامنا کرنا پڑا ہے، جس نے بڑے پیمانے پر تباہی مچائی ہے، اس نے 1907 کے بعد کے تمام ریکارڈ توڑ دیے ہیں۔ ان آفات نے بالواسطہ اور بلاواسطہ طور پر 611 لوگوں کی جان لی اور تقریباً 800.4 کروڑ روپے کا نقصان ہوا۔ اس تباہی کا سب سے المناک پہلو انسانی جان ہے جو بھاری پڑی ہے۔ ابتدائی اعداد و شمار 611 اموات کی تصدیق کرتے ہیں، جن میں 427 براہ راست آفات سے متعلق واقعات اور 184 مون سون سے متعلق سڑک حادثات میں شامل ہیں۔ ان آفات نے 481 افراد کو زخمی اور 88 لاپتہ کر دیا ہے، جس نے ریاست بھر میں خاندانوں اور برادریوں کو گہرے رنج و غم اور غیر یقینی کی کیفیت میں ڈال دیا ہے۔ اس سانحہ نے ریاست میں زراعت کی ریڑھ کی ہڈی کو توڑ کر رکھ دیا ہے۔ 708.1 جانور اور 46 پرندے اور 433.29 پولٹری اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ اس سے بڑی تعداد میں خاندانوں کے لیے روزی روٹی کا بحران پیدا ہو گیا ہے۔ سیلاب اور زیادہ بارشوں سے ہونے والے نقصانات 545.47 کروڑ (تقریباً 2.1 بلین ڈالر) تک پہنچ گئے ہیں۔ اس اعداد و شمار میں نجی املاک کی تباہی بھی شامل ہے۔ 012.1 پکے اور 287.2 کچے مکانات کو مکمل طور پر نقصان پہنچا اور 908.4 پکے اور 584 کچے مکانات کو جزوی نقصان پہنچا جس سے ہزاروں بے گھر ہو گئے۔ ریاست کے زراعت اور باغبانی کے شعبوں کو 7048 کروڑ (تقریباً 2.1 بلین ڈالر) کا واضح نقصان ہوا ہے۔ پبلک انفراسٹرکچر بھی کھنڈرات میں تبدیل ہو چکا ہے۔ صرف پاور سیکٹر کو 38.274 کروڑ روپے کا نقصان ہوا،

آل انڈیا آئیڈیل ٹیچرس ایسوسی ایشن (آئیٹا) کا حکومت اور سپریم کورٹ سے ہمدردانہ غور کرنے کی درخواست

ٹیچرس ایلیجبلیٹی ٹیسٹ (ٹی ای ٹی) کامیاب امیدواروں کے تقرر کا خیر مقدم لیکن 2011 سے پہلے اپائنٹ اساتذہ کو رعایت دی جائے

یکم ستمبر 2025 کو سنائے گئے ایک تاریخی فیصلے میں، سپریم کورٹ آف انڈیا نے واضح کیا ہے کہ اساتذہ کی اہلیت کا امتحان (TET) اب تمام اسکولی اساتذہ کے لیے ایک لازمی شرط ہے- خواہ وہ نئے بھرتی ہوں یا پہلے سے ملازمت میں ہوں یا پھر پروموشن چاہتے ہیں۔ 2011 سے پہلے تعینات اساتذہ کے لیے کوئی عام رعایت نہیں: ٹی ای ٹی مینڈیٹ سے پہلے مقرر کیے گئے اساتذہ (جو کہ 2011 میں متعلقہ NCTE/تعلیم کے نوٹیفکیشن کے تحت نافذ ہوا تھا) کو غیر معینہ مدت تک استثنیٰ نہیں دیا جائے گا۔ اگر وہ سروس میں رہنا چاہتے ہیں یا پروموشن حاصل کرنا چاہتے ہیں تو بھی کو بالآخر امتحان پاس کرنا ہوگا۔ عدالت نے 2011 سے قبل مقرر اساتذہ کو TET کامیاب کرنے کے لیے دو سال کا وقت دیا ہے جن کی ریٹائرمنٹ سے پہلے پانچ سال سے زیادہ کی سروس باقی ہے۔ ایسا کرنے میں ناکامی لازمی ریٹائرمنٹ (یا برطرفی) کا باعث بن سکتی ہے، حالانکہ انھیں ریٹائرمنٹ کے فوائد حاصل ہوں گے۔ ان اساتذہ کے لیے جو 2011 سے پہلے تعینات ہوئے تھے اور جن کے ریٹائرمنٹ میں پانچ سال سے کم وقت باقی ہے وہ TET کو پاس کیے بغیر سروس جاری رکھ سکتے ہیں۔ تاہم، وہ ترقیوں کے اہل اس وقت تک نہیں ہوں گے جب تک کہ ٹی ای ٹی کامیاب نہ کرلیں۔ اقلیتوں اداروں کے لیے: عدالت نے بچوں کے مفت اور لازمی تعلیم کے حق کے قانون (آر ٹی ای ایکٹ) کے تحت اقلیتی تعلیمی اداروں کو ٹی ای ٹی کی شرط سے عارضی طور پر مستثنیٰ قرار دے دیا ہے، اس سلسلے میں آر ٹی ای ایکٹ ان پر لاگو ہوتا ہے یا نہیں، اس بارے میں ایک بڑی بینچ کے فیصلے تک زیر التواء ہے۔ یہ فیصلہ پورے ہندوستان میں اساتذہ کی اہلیت میں یکساں کم از کم معیار کو یقینی بنانا چاہتا ہے، جس کا مقصد تعلیم کے معیار کو بہتر بنانا ہے خاص طور پر ابتدائی جماعتوں (کلاس 1-8) میں۔ اس ضمن میں اساتذہ کی ملک گیر تنظیم آل انڈیا آئیڈیل ٹیچرس ایسوسی ایشن (آئیٹا) کا واضح موقف یہ ہے کہ "ہم سپریم کورٹ کے اس فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہیں کہ معیاری تعلیم کو یقینی بنانے کے لیے معیاری قابلیت کے حامل اساتذہ کا تقرر کیا جانا چاہیے جس کا ایک معیاری ای ٹی امتحان کامیاب کرنا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس بات پر تشویش کا اظہار کرنا ضروری ہے کہ 2011 سے پہلے تقرر کردہ (Appointed) اساتذہ کو اس سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ اس ضمن میں یہ بات یاد رکھنی ہوگی کہ نئے اساتذہ کے لیے اس امتحان کو کامیاب کرنا اس لئے بھی نسبتاً آسان ہوگا کیونکہ وہ ذہنی طور پر اس کے لیے تیار ہوں گے لیکن سروس میں 15 سال یا اس سے زیادہ عرصہ گذارنے والے اساتذہ کے لیے نفسیاتی اور ذہنی طور پر یہ فیصلہ پریشانی کا باعث ہوگا، ساتھ ہی وہ تناؤ میں رہیں گے کہ اتنا عرصہ سروس کرنے کے بعد اگر خدانخواستہ وہ کامیاب نہیں ہو سکے تو انھیں سروس بھی گنوانی پڑے گی۔ آئیٹا حکومت اور عزت مآب سپریم کورٹ سے استدعا کرتی ہے کہ فیصلہ کے اس حصے پر نظر ثانی کی جائے اور 2011 سے قبل مقرر کردہ (Appointed) اساتذہ کو اس سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

رہائی کے بعد اعظم خان بنیں گے اکھلیش کی 'ٹینشن' یا ہوگا فائدہ

لکھنو: 20 ستمبر (نامہ نگار) اتر پردیش کی سیاست ایک بار پھر ہلچل ہونے والی ہے۔ سماج وادی پارٹی کے جنرل سکریٹری اور طاقتور لیڈر اعظم خان 23 ماہ بعد جلد جیل سے رہا ہوں گے۔ الہ آباد ہائی کورٹ نے انہیں تمام معاملات میں ضمانت دے دی ہے۔ جہاں ان کے حامی اور ایس پی کا مسلم ووٹ بینک ان کی رہائی سے پرجوش ہے، سیاسی تجزیہ کار اسے اکھلیش یادو کے لیے 'نئی ٹینشن' مان رہے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ جیل سے رہائی کے بعد اعظم خان کا اگلا قدم کیا ہوگا اور کیا وہ پارٹی سے مضبوطی سے وابستہ رہیں گے؟ پہلی نظر میں اعظم خان کی جیل سے رہائی ایس پی کی طاقت کو بڑھاتی نظر آتی ہے۔ وہ نہ صرف رام پور بلکہ پورے اتر پردیش میں مسلم ووٹ بینک کی سب سے بڑی شخصیت ہیں۔ 2022 میں جب وہ پہلی بار جیل سے باہر آئے تو اسمبلی انتخابات میں ایس پی کو فائدہ ہوا۔ سیاسی ماہرین کا خیال ہے کہ 2027 کے اسمبلی انتخابات سے پہلے اعظم خان کی رہائی ایس پی کے مسلم یادو اتحاد کو مزید مضبوط کرے گی۔ 'تناؤ' کی اصل وجہ اکھلیش یادو کی ٹنشن رام پور لوک سبھا سیٹ ہے۔ اس الیکشن میں ایس پی نے محب اللہ ندوی کو میدان میں اتارا، جو اعظم خان کے مشہور ناقد ہیں۔ انہوں نے الیکشن جیت کر ایم پی بن کر یہ پیغام دیا کہ اکھلیش نے سیدھے اعظم خان کو اپنے ہی گڑھ میں چیلنج کیا ہے۔ جیل میں رہتے ہوئے اعظم خان نے انڈیا بلاک پر حملہ کرتے ہوئے ایک خط جاری کیا اور ان پر مسلم قیادت کو ختم کرنے کی سازش کا الزام لگایا۔ اگرچہ بعد میں اکھلیش جیل میں ان سے ملنے گئے، لیکن کشیدگی برقرار رہی۔ اعظم کی اہلیہ تزئین فاطمہ نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ اب کسی پر بھروسہ نہیں کرتیں سوائے "اللہ" کے۔ تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ اگر اعظم خان جیل سے رہائی کے بعد کوئی "باغی" بیان نہیں دیتے ہیں تو اس سے ایس پی کو فائدہ ہوگا۔ تاہم اگر وہ اس کے برعکس کچھ کرتے ہیں تو پارٹی کا مسلم ووٹ بینک تقسیم ہوسکتا ہے۔ اعظم خان کے حامی ان کی رہائی کے بعد جشن منانے کی تیاری کر رہے ہیں، لیکن اکھلیش یادو یا ایس پی کے کسی اور سینئر لیڈر کی طرف سے کوئی بیان نہیں آیا ہے۔ یہ خاموشی کئی سوالات کو جنم دیتی ہے۔ مانا جاتا ہے کہ ایس پی اعظم خان کو بی جے پی کو گھیرنے کے لیے استعمال کرے گی، خاص طور پر ان کے خلاف درج 90 سے زیادہ مقدمات کے بارے میں۔